احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 19 مارچ 2004ء

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 19 مارچ 2004ء 27 محرم 1425 ہجری - 19 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 61

اولیاء کیلئے انعامات

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جو نبی اور شہید تو نہیں مگر قیامت کے دن نبی اور شہید بھی ان پر رشک کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آپس میں کسی رحمی رشتہ اور مالی دلچسپی کے بغیر اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں۔ ان کے چہرے نورانی ہونگے اور نور پر فائز کئے جائیں گے۔ جب لوگ خوف زدہ اور غمزدہ ہونگے وہ ہر خوف اور حزن سے آزاد کئے جائیں گے۔ یہ اولیاء اللہ ہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب الرھن حدیث نمبر 3060)

امن، صلح، محبت اور رواداری پھیلانے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات

تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو۔ عفو و درگزر کی عادت ڈالو اور صبر و حلم سے کام لو

امن کا بنیادی اصول: یہ اصول نہایت پیارا، اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔

(تحفہ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 12 ص 259)

اعتراض اور نکتہ چینی سے اعراض: تمام وہ فرقے جو ایک دوسرے سے مذہب اور عقیدہ میں اختلاف رکھتے ہیں، اپنے فریق مخالف پر کوئی ایسا اعتراض نہ کریں جو خود اپنے پر وارد ہوتا ہو۔ یعنے اگر ایک فریق دوسرے فریق پر مذہبی نکتہ چینی کے طور پر کوئی ایسا اعتراض کرنا چاہے جس کا ضروری نتیجہ اس مذہب کے پیشوا یا کتاب کی کسر شان ہو جس کو اس فریق کے لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مانتے ہوں تو اس کو اس امر کے بارے میں قانونی ممانعت ہو جائے کہ ایسا اعتراض اپنے فریق مخالف پر اس صورت میں ہرگز نہ کرے جبکہ خود اس کی کتاب یا اس کے پیشوا پر وہی اعتراض ہو سکتا ہو۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 167)

نوع انسان سے ہمدردی: میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد نمبر 17 ص 14)

نرم اور مہذبانہ انداز گفتگو: میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں۔ اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو۔ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 47)

آپس میں جلد صلح کرو: تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 19 ص 12)

فساد انگیز طریقوں سے بچنا: اور چاہئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو۔ اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو اور بدصحبت سے پرہیز کرو۔ اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ اور چاہئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو۔ ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اور چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں۔ اور تم میں بجز بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونے پاوے۔

(کشف الغطاء۔ روحانی خزائن جلد نمبر 14 ص 187)

چاند اور سورج گرھن صحف سابقہ اور اہل اللہ کی پیشگوئیاں

مرتبہ: عبدالسمیع خان

قرآن کریم

وہ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا تو (جواب دے کہ) جب نظر چندھیا جائے گی اور چاند گہنا جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔

(سورۃ القیامہ آیات 7 تا 10)

حدیث

ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے کبھی ظہور میں نہیں آئے یعنی یہ کہ قمر کو ماہ رمضان میں پہلی تاریخ کو اور سورج کو درمیان والے دن گرہن ہوگا۔ اور جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یہ دو نشان کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

(سنن دارقطنی کتاب العیدین باب صفۃ صلوٰۃ الخسوف)

دارقطنی سے یہ حدیث کئی علماء نے اپنی کتب میں درج کی ہے مثلاً:

☆ الحاوی للفتاوی جلد 2 ص 136۔ امام سیوطی

☆ الفتاویٰ الحدیثیہ از ابن حجر مکی ص 42 علامۃ خروج المہدی

☆ مرقاۃ المفاتیح جلد 5 ص 186 از ملا علی قاری

☆ التذکرہ فی احوال الموتی ص 619۔ علامہ شمس الدین قرطبی۔

☆ حجج الکرامہ۔ ص 344 نواب صدیق حسن خاں صاحب

دارقطنی کی حدیث کے علاوہ بہت سی روایات میں چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی موجود ہے۔ مثلاً

☆ اکمال الدین ص 614 از محمد بن علی بابویہ القمی

☆ بحارالانوار علامہ باقر مجلسی جلد 52 ص 242،213،207

☆ الفروع من الکافی۔ محمد بن یعقوب الکلینی جلد 8 ص 212

☆ عقد الدرر ص 111،109 از یوسف بن یحیٰ

☆ تفسیر صافی جلد 2 ص 765 از فیض کاشانی

کتب علماء دین

عبدالوہاب شعرانی

سورج کو رمضان کے مہینہ میں مہدی کے خروج سے پہلے دو مرتبہ گرہن لگے گا۔

(مختصر تذکرہ قرطبی ص 148 مطبوعہ 1939ء)

علامہ باقر مجلسی

میں زیادہ بہتر جانتا ہوں تم تو صرف باتیں بناتے ہو حالانکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ایسے نشانات ہیں جو آدم سے لے کر کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

(بحارالانوار جلد 13 ص 158 باب علامات ظہورہ)

شاہ رفیع الدین دہلوی

امام مہدی کے واقعہ کی یہ علامت ہوگی کہ اس سے پہلے کے رمضان میں سورج اور چاند گرہن واقعہ ہوں گے۔ (قیامت نامہ ص 4 مطبع مجتبائی دہلی)

شاہ نعمت اللہ ولی

حضرت سید نورالدین المعروف شاہ نعمت اللہ ولی زمانہ 8ویں صدی ہجری الہامی قصیدہ میں لکھتے ہیں:

میں چاند کا چہرہ سیاہ دیکھ رہا ہوں سورج کا دل زخمی دیکھ رہا ہوں۔

(آٹھ صد سالہ پیشگوئی ص 26 ناشر ایچ ایم سرور نظامی۔ فیصل آباد)

مولوی محمد بن بارک اللہ لکھوکے

تیرھویں چن ستھویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ہک روایت والے

(احوال الآخرت پنجابی ص 23 بیان علامات کبریٰ قیامت)

ابن عربی

امام منتظر کا ظہور ہجرت سے خ ف ج گزرنے کے بعد ہوگا۔ (ان حروف ابجد کی مقدار 683 ان کے سن وفات 628ھ میں جمع کریں تو 1311ھ بنتا ہے)

علامہ عبدالعزیز پرہاروی ملتانی

سن "غاشی" کے مطابق دو جڑواں نشان ظاہر ہوں گے جو مہدی اور دجال کے ظاہر ہونے کے ہیں۔ (غاشی کے اعداد 1311 ہیں)

(بحوالہ بدر 14 مارچ 1907ء)

عہد نامہ قدیم

یوئیل نبی 900 ق م

میں آسمان میں اور زمین پر عجائبات دکھاؤں گا یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کا غبار، سورج تاریکی اور چاند خون بن جائے گا پیشتر اس کے کہ خداوند کا روز عظیم و مہیب آئے۔ (یوئیل باب 2 آیات 31،30)

سورج اور چاند تاریک ہو جائیں گے اور ستاروں کا چمکنا بند ہو جائے گا۔ (یوئیل باب 3 آیت 15)

عاموس نبی (783 تا 743 ق م)

اس روز ایسا ہوگا مالک خداوند کا فرمان ہے کہ میں سورج کو دوپہر ہی کو غروب کر دوں گا اور روز روشن میں ہی زمین کو تاریک کر دوں گا۔ (عاموس باب 8 آیت 9)

یسعیاہ نبی (769 تا 693 ق م)

آسمان کے ستارے اور ان کے برج اپنی روشنی نہ دیں گے اور سورج طلوع ہوتے ہی تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی سے نہ چمکے گا۔ (یسعیاہ باب 13 آیت 10)

یرمیاہ نبی (626 تا 588 ق م)

اس (یروشلم) کا سورج دن ہی کو غروب ہو جائے گا۔ (یرمیاہ باب 15 آیت 9)

حزقیل نبی (593 تا 571 ق م)

میں افلاک کو ڈھانپ دوں گا اور ستاروں کو بے نور کر دوں گا۔ اور سورج کو بادل سے چھپاؤں گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ (حزقیل باب 32 آیت 7)

عہد نامہ جدید

متی کی انجیل

سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے۔ اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی تب ابن انسان کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔ (متی باب 24 آیت 29،30)

مرقس کی انجیل

اس مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور آسمان کے ستارے گریں گے۔ (مرقس باب 13 آیت 25،24)

لوقا کی انجیل

سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے۔ (لوقا باب 21 آیت 25)

رسولوں کے اعمال

سورج تاریکی اور چاند خون بن جائے گا پیشتر اس کے کہ خداوند کا روز عظیم و جلیل آئے۔

(رسولوں کے اعمال باب 2 آیت 20)

مکاشفہ

سورج بالوں کے کمبل کی مانند کالا اور سارا چاند خون کی طرح ہو گیا اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اس کے کچے پھل گر پڑتے ہیں۔

(مکاشفہ باب 6 آیت 13،12)

ہندو مت کی کتب

بھجن مہاتما سورداس جی

ہندو مذہب میں مہاتما سورداس جی کا مقام خدا رسیدہ لوگوں میں بہت بلند ہے اور ان کے اقوال ہندو قوم کے لئے حجت ہیں۔ وہ شری کرشن جی کی بعثت ثانی کی علامات اپنے شعروں میں یوں بیان کرتے ہیں:

چاند اور سورج کو راہو پکڑ کر کھا لے گا۔ اس دور میں موتا موتی بہت ہوگی۔ اس وقت کلکی اوتار شری کرشن جی مبعوث ہو کر لوگوں کی اصلاح کر رہے ہوں گے۔ ایسا یوگ (اجتماع اجرام فلکی و گرہن) 1900 سال بکرمی (1844ء) گزرنے کے بعد واقع ہوگا۔

(سورساگر مجموعہ کلام مہاتما سورداس جی منقول از چتاونی ص 103،102)

بھاگوت پران

ہندوؤں کی اہم کتاب شریمد بھاگوت پران میں ہے کہ چاند اور سورج پک نشتر (چاند اور سورج کی خاص منزل) میں جمع ہو جائیں گے تب ست یگ (سنہری دور) شروع ہوگا۔

(بھاگوت پران، اشلوک 24 ادھیائے نمبر 2)

سکھ مت کی کتب

گورو گرنتھ جی

سکھ مذہب کی مقدس کتاب گورو گرنتھ کے ایک اقتباس اور اس کی شرح میں لکھا ہے مہاراجہ کرشن جب منہ کلنک ہو کر تشریف لائیں گے تو اس وقت سورج اور چاند اس کے ساتھ ہوں گے۔ اور اس کی صداقت پر گواہ ہوں گے۔ (گورو گرنتھ ص 1403)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 7 روپے

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 27 دسمبر 1930ء

سیدنا حضرت مسیح موعود کی عبادت الٰہی اور اس میں استغراق کا اعلیٰ نمونہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

تعریف عبادت

لفظ عبادت ان احساسات، حرکات، اقوال، افعال اور اعمال کا نام ہے جو انسان کے اس تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو اسے اپنے خالق و مالک حقیقی کے ساتھ بلحاظ اس کا عبد ہونے کے ہے۔ جس قدر محبت ایک انسان کو اپنے رب کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کا اظہار اس کے چہرہ، اس کے اعضاء اس کی گفتگو، اس کے کام اور اس کے جذبات سے ہوتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا یہی مقصد قرار دیا ہے کہ وہ عبودیت کے حق کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا خالص اور مخلص عبد بن جائے .... میں نے جن اور انس کو کسی اور غرض کے واسطے پیدا نہیں کیا سوائے اس کے کہ وہ میری عبادت کریں۔ میرے عبد بن جائیں ہر طرح سے میرے حکم کے ماننے والے ہوں۔

عبادت ایک وسیع لفظ ہے اس کا مطلب صرف یہ نہیں کہ انسان دن رات میں کسی ایک وقت یا بعض مقررہ اوقات یا ایام میں خدا کی تعریف میں کچھ الفاظ کہے اور اس کے احسانات کا شکریہ کرے اور اس سے اپنی بعض ضروریات طلب کرے بلکہ حقیقی طور پر عبد وہ ہے جو ہر وقت عبودیت میں رہے اور اس کے تمام حرکات، سکنات، افعال، اقوال، خیالات، جذبات، احساسات اللہ تعالیٰ کے لئے اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں۔ اور اسی ذات پاک کی مرضی اور حکم کے ماتحت اور مطابق چل رہے ہوں۔ اسی کیفیت کو ظاہر کرنے کے واسطے یہ وحی پاک حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی کہ قل ان صلاتی .... لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے۔

ایک رویا

مدت ہوئی غالباً 1895ء، 1896ء کے قریب کا واقعہ ہے کہ میں نے ایک کشفی حالت میں دیکھا۔ کہ ایک وسیع میدان جنگل میں واقع ہے۔ اس میں نماز باجماعت شروع ہو چکی ہے۔ مگر ابھی لوگ دوڑے دوڑے جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ بہت سی صفیں بن چکی ہیں۔ اور ہنوز بہت صفیں بنتی چلی جا رہی ہیں۔ عاجز بھی شامل جماعت ہوا۔ اور اس وقت کی آخری صف میں شامل ہوا۔ مگر جلدی ہی میرے پیچھے اور بھی بہت سی صفیں کھڑی ہو گئیں۔ ایک عجیب بات اس نماز میں یہ تھی کہ ہر دفعہ جب امام اللہ اکبر کہتا بعض لوگ اپنی صف میں سے بڑھ کر اگلی صف میں شامل ہو جاتے اور بعض اگلی صف سے ہٹ کر پچھلی صف میں شامل ہو جاتے تھے۔ اور ایک ہلچل سی پڑ جاتی۔ میرے شامل جماعت ہونے کے بعد جب پہلی تکبیر ہوئی تو میں اگلی صف کو بڑھا اور اس طرح ہر تکبیر کے وقت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے بڑھتا گیا۔ اور پیچھے نہ ہٹا۔ یہاں تک کہ میں امام کے پیچھے پانچویں صف کے قریب پہنچ گیا۔ تب میں دیکھتا ہوں کہ ہم سب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ایک لڑکے نے جس کا نام یوسف ہے کھڑے ہو کر قرآن شریف پڑھا پھر میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں مصلیٰ پر بیٹھا ہوں گو میں چل کر وہاں تک نہیں گیا۔ اور مصلیٰ پر .... اور حضرت مسیح موعود ہر دو بیٹھے ہیں اور میں بھی وہیں ان کے پاس بیٹھا ہوں۔ تب حضرت مسیح موعود کھڑے ہوئے اور آپ نے قرآن شریف کی تعریف میں فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ انسان کو قرآن نہ دیتا تو پھر کیا دیتا یہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ پس قرآن شریف کو نہایت خوش الحانی سے پڑھنا چاہئے اس کے بعد .... کھڑے ہوئے آپ کا لباس اور عمامہ عربوں کا سا تھا شکل نہایت وجیہ اور نورانی سفیدی مائل گندمی رنگ آپ نے نہایت ہی خوش الحانی سے یہ آیت پڑھی۔ ان صلاتی .... وہ ایسی خوش الحان تھی کہ اب تک میرے کانوں میں اس کی لذت باقی ہے۔

رویا کی تعبیر

اس رویا کی تعبیر ظاہر ہے وہ میدان اسی زمانہ کا عالم ہے نماز باجماعت یہی سلسلہ جماعت احمدیہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے قائم کیا گیا ہے۔ اس کی امامت .... اور حضرت مسیح موعود ہر دو ایک ہی وقت میں کرا رہے ہیں۔ تکبیر کا وقت کسی شاندار نشان کے ظہور کا وقت ہے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہم دیکھتے چلے آئے ہیں اور ہر ایک نشان کے وقت بعض آدمیوں کے ایمان ترقی پکڑتے۔ بعض اسی نشان سے کچھ ابتلا میں پڑ جاتے۔ بعض جماعت سے الگ ہو جاتے اور بعض غیر احمدیوں کے واسطے وہی نشان جماعت میں داخل ہونے کا ذریعہ بنتا یہی کیفیت رویا میں اس طرح دکھائی گئی کہ ہر تکبیر کے وقت کوئی اگلی صف میں بڑھ گیا۔ کوئی پچھلی میں ہٹ گیا کوئی جماعت چھوڑ کر چلا گیا اور بہت سے نئے جماعت میں آ کر شامل ہوئے۔ چونکہ یہ بہت عرصہ کا رویا ہے۔ اور اس وقت میں صرف حافظہ سے بیان کر رہا ہوں۔ اس واسطے ممکن ہے کہ الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہو گئی ہو مگر مفہوم وہی ہے۔

اس رویا کا ذکر میں نے اس آیت شریفہ کے سبب کیا ہے جو میں نے .... کو نہایت خوش الحانی سے پڑھتے سنا۔ اس آیت شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبودیت کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ آپ کا ہر کام ہر حرکت، ہر نفس جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے تھا۔ یہ عبودیت کا کمال ہے .... عبادت کے اس وسیع مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے میں حضرت مسیح موعود کی عبادت کا ذکر کرتا ہوں۔

ظاہری عبادات

سب سے اوّل میں اس ظاہری عبادت کے ذکر کو لیتا ہوں جو وضو، نماز، روزہ پر مشتمل ہے۔ اور جو آپ سب کے ساتھ لوگوں کے دیکھنے میں بجا لاتے تھے۔ اس میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود لوگوں پر اپنے جذبات کو کبھی ظاہر نہ ہونے دیتے تھے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نماز باجماعت میں یا لوگوں کے سامنے کسی نماز میں اپنے خشوع و خضوع کو اس حد تک ظاہر کریں کہ آپ کے آنسو ٹپکنے لگیں یا آپ کی گریہ کی آواز سنائی دے۔ ایک دفعہ سورج کو جب پورا گرہن لگا اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی تو .... اقصیٰ قادیان میں نماز کسوف ادا کی گئی۔ امام نماز مولوی محمد احسن صاحب مرحوم تھے۔ انہوں نے سورہ فاتحہ اور قراءت بالجہر پڑھی، اور بعض دعائیں بالجہر بھی کیں۔ جس سے اکثر نمازیوں پر حالت وجد طاری ہوئی۔ بہتیرے نماز میں رو رہے اور دعائیں کر رہے تھے یا اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکریہ میں ان کے دل رقیق ہو رہے تھے کہ ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی کو پورا ہوتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحم سے یہ توفیق عطا ہوئی ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھانے والے اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو قبول کرنے والے ہیں غرض اکثر لوگ گریہ و بکا میں معروف تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود جو ہمارے ساتھ اس نماز میں شامل تھے اور میں حضور کے پہلو بہ پہلو کھڑا تھا۔ آپ کی کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ اور نہ جسم میں ایسی حرکات تھیں جو ایسی رقت کی حالت میں بعض دفعہ انسان پر طاری ہو جاتی ہیں ایسا ہی دوسری نمازوں میں یہ حال تھا جو نماز آپ لوگوں کے سامنے پڑھتے تھے اس کو آپ چنداں لمبا نہ کرتے تھے۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری مرحوم کی وفات سے چند روز قبل ایسا اتفاق ہوا کہ میں نے بیت مبارک میں ایک نماز کی امامت کرائی نماز کے ختم ہونے پر فوراً مولوی عبداللہ صاحب تبسم کرتے ہوئے آگے بڑھے اور فرمانے لگے آپ نے بعینہٖ ایسی مختصر نماز پڑھائی جیسا کہ ابتدائی زمانوں میں کبھی حضرت مسیح موعود پڑھایا کرتے تھے۔ جب کہ ہنوز آپ کا کچھ دعویٰ نہ تھا۔ اور آپ براہین احمدیہ لکھا کرتے تھے۔ اور میں کئی کئی ماہ متواتر حضور کی خدمت میں ٹھہرا کرتا تھا۔ اور نماز کے اندر صرف تین یا چار آدمی ہوتے تھے تب بھی ہمیشہ نہیں لیکن گاہے گاہے حضور خود نماز پڑھایا کرتے تھے۔ دعویٰ کے بعد بہت کم ایسا اتفاق ہوا کہ حضور نے خود نماز پڑھائی ہو۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب، حضرت مولوی نور الدین صاحب، حضرت مولوی محمد احسن صاحب، مولوی حکیم فضل الدین صاحب پیش امام نماز ہوا کرتے تھے۔ ایام مقدمہ کرم الدین میں جب کہ یہ بزرگ ساتھ نہ ہوتے کئی ماہ تک عاجز پیش امام نماز ہوتا رہا۔ لیکن جنازوں کی نماز ہمیشہ حضور مسیح موعود خود پڑھایا کرتے تھے۔ نمازوں کے اوقات کی پابندی کا آپ پورا خیال رکھتے تھے۔ پانچوں وقت کی نماز کے واسطے .... میں تشریف لاتے تھے۔ مگر وضو ہمیشہ گھر میں کر کے جاتے تھے۔ جمعہ کے دن پہلی سنتیں بھی گھر میں پڑھ کر .... تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب تک .... مبارک تیار نہیں ہوئی۔ آپ سب نمازوں کے واسطے بڑی .... اقصیٰ کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔ نماز میں آپ آمین بالجہر نہ کرتے تھے۔ لیکن کرنے والوں کو روکتے بھی نہ تھے۔ رفع یدین نہ کرتے تھے۔ لیکن کرنے والے کو روکتے نہ تھے۔ بسم اللہ بالجہر نہ پڑھتے تھے لیکن پڑھنے والوں کو روکتے بھی نہ تھے۔ ہاتھ سینے پر باندھتے تھے۔ لیکن

نیچے باندھنے والے کو نہ روکتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم جو سالہا سال تک آپ کے نماز میں پیش امام رہے۔ اور جن کو خدا کی پاک وحی میں لیڈر کا خطاب ملا تھا۔ ہمیشہ بسم اللہ اور آمین بالجہر کرتے اور فجر اور مغرب اور عشاء میں بالجہر قنوت پڑھتے۔ اور گاہے گاہے رفع یدین کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی .... میں ان امور کو موجب اختلاف نہ گردانا جاتا تھا جو...... کرتے تھے۔ ان کو کوئی روکتا نہ تھا۔ جو نہ کرتے تھے۔ ان سے کوئی اصرار نہ کرتا تھا۔ کہ ایسا ضرور کرو۔ حضرت مسیح موعود نماز میں جلدی نہ کرتے تھے۔ بلکہ سکون کے ساتھ آہستگی سے رکوع اور سجدے میں جاتے اور آہستگی کے ساتھ اٹھتے تھے۔

جمع نماز

ایک دفعہ ایک کتاب کی تصنیف میں جس کا بہت جلد شائع کرنا ضروری تھا۔ اور رات دن پریس اس کی خاطر چلتا تھا۔ آپ کو اس قدر مصروفیت ہوئی کہ مجبوراً وقت کی کمی کے سبب آپ نے نمازیں جمع کرنی شروع کیں اور ساری جماعت نے بھی آپ کے ساتھ نمازیں جمع کیں اور کئی ماہ تک متواتر کسی تصنیف کے وقت یہ سلسلہ جاری رہتا اور اتنا لمبا چلتا کہ ہم سمجھتے اب ہمیشہ کے واسطے نمازیں جمع ہونے کا مسئلہ ہو جائے گا۔ اس وقت ایک صاحب نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث بھی نکال کر دکھائی جس میں لکھا تھا کہ مسیح موعود کی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی۔

وفات سے دو تین سال قبل جب کہ حضور نماز مغرب وعشاء کے واسطے باہر......... تشریف نہ لا سکتے۔ گھر کے اندر عورتوں اور اولاد کو جمع کر کے نماز پڑھاتے۔ اور مغرب وعشاء جمع کی جاتیں جمع کے واسطے عموماً مغرب کا وقت تھوڑا سا گزار کر دو نمازیں پڑھ لی جاتی تھیں مگر ایسا بھی ہوتا کہ مغرب اپنے وقت پر پڑھ کر عشاء ساتھ ملالی جاتی۔ یا عشاء کے وقت مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھ لی جاتی تھیں۔

جب نمازیں جمع ہوتیں تو پہلی درمیانی اور آخری کوئی سنتیں نہ پڑھتے تھے۔ صرف فرض پڑھے جاتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے ظہر کے وقت پہلی سنتیں پڑھنی شروع کر دیں تو حضور نے دو دفعہ فرمایا کہ نماز جمع ہوگی سنتوں کی ضرورت نہیں۔ پس میں نے سلام پھیر دیا اور سنتیں نہ پڑھیں۔

روزہ

آپ روزہ رکھنے میں بہت پابند تھے۔ اگر سحری کے وقت کھانا کھاتے ہوئے اذان ہو جائے۔ تو پھر آپ کھانا چھوڑ دیتے تھے لیکن کمزوروں کو اجازت دیتے تھے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ حاملہ عورتوں کو اجازت دیتے تھے کہ روزہ اس وقت نہ رکھیں ایک دفعہ رمضان شریف میں سخت گرمیوں کے لمبے دن تھے۔ تو مجھے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کا جسم کمزور ہے۔ آپ ان دنوں میں روزہ نہ رکھا کریں۔ اس کے عوض سردیوں میں رکھ لیں۔ دینی معاملات میں آپ سختی نہ کرتے تھے۔ الدین یسر کے مطابق آپ کے احکام ہوتے تھے۔ گو اپنے نفس پر آپ بڑی بڑی تکالیف ڈالتے تھے۔ مگر دوسروں کو ایسا حکم نہ دیتے تھے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ میں آپ دعا کو بہت لمبا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ ہمیں شخص متوفی پر رشک پیدا ہوتا کہ کاش یہ میرا جنازہ ہوتا اور یہ سب دعائیں میرے حق میں ہوتیں۔ ایک دفعہ بعد نماز جنازہ ایک شخص نے اپنے واسطے دعا کے لئے عرض کیا۔ تو فرمایا کہ میں نے تو تم سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ صرف میت کے واسطے دعا نہیں کی بلکہ جس قدر......... نماز جنازہ میں شامل ہوئے تھے ان سب کے واسطے بھی دعا کر دی ہے۔

مخفی عبادت

ایک حصہ عبادت کا ایسا ہے جس میں انسان کی عبادت عام طور پر دوسروں پر ظاہر نہیں ہوتی مخفی طور پر انسان اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر ایسا گرتا ہے کہ بس اسی کا ہو جاتا ہے اس کا دل ہر وقت خدا کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ دست در کار و دل بایار کا وہ ایک کامل اور مجسم نمونہ ہوتا ہے۔ ایسی ہی عبادت میں نماز تہجد بھی ہے۔ کہ پچھلی رات کو جب کہ سب لوگ آرام سے سوئے ہوتے ہیں۔ انسان محض رضاء الٰہی کے واسطے اٹھتا ہے۔ اور کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ اور وضو کرتا ہے اور عالم خاموشی میں اپنے رب کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تعریف کرتا ہے اور اس سے دعا کرتا ہے حافظ حامد علی صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود کے پرانے نوکر تھے۔ اور حضور کے پاس صرف چار روپے ماہوار اور کھانے پر ملازم تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ میں پہلی رات حضرت صاحب کے پاؤں دبانے کے واسطے آپ کی چارپائی پر بیٹھ جاتا تھا مگر پاؤں دباتے دباتے خود بھی اسی چارپائی پر اونگھنے لگتا تھا۔ اور سو جاتا تھا حضرت صاحب کبھی مجھے نہ جھڑکتے نہ خفا ہوتے۔ نہ اٹھاتے۔ بلکہ تمام رات میں وہاں سویا رہتا۔ اور معلوم نہیں خود حضرت صاحب کس حالت میں گزار دیتے تھے۔ مگر میں آرام سے سویا رہتا تھا تہجد کے وقت حضور ایسی آہستگی اور خاموشی سے اٹھتے کہ مجھے کبھی خبر نہ ہوتی۔ لیکن گاہے گاہے جب کہ آپ کی آواز خشوع وخضوع کے سبب بے اختیار بلند ہوتی مجھے خبر ہو جاتی اور میں شرمندہ ہو کر اٹھتا لیکن اگر میں بے خبری میں سویا رہتا تو حضور مجھے نماز فجر کے واسطے اٹھاتے۔ اور...... ساتھ لے جاتے۔

تکرار دعا

حافظ حامد علی صاحب یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حضور نماز میں اھدنا الصراط المستقیم کا بہت تکرار کرتے اور سجدہ میں یا حی یا قیوم کا بہت تکرار کرتے بار بار یہی الفاظ بولتے جیسے کوئی بڑے الحاح اور زاری سے کسی بڑے سے کوئی شے مانگے۔ اور بار بار روتے ہوئے اپنی مطلوبہ چیز کو دہرائے ایسا ہی حضرت صاحب کرتے۔ عموماً پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھا کرتے تھے۔ سجدہ کو بہت لمبا کرتے۔ اور بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا کہ اس گریہ وزاری میں آپ پگھل کر بہہ جائیں گے۔

تہجد

نماز تہجد کے واسطے آپ بہت پابندی سے اٹھا کرتے فرمایا کرتے تھے کہ تہجد کے معنے ہیں سو کر اٹھنا جب ایک دفعہ آدمی سو جائے۔ اور پھر نماز کے واسطے اٹھے۔ تو وہی اس کا وقت تہجد ہے۔ عموماً آپ تہجد کے بعد سوتے نہ تھے۔ صبح کی نماز تک برابر جاگتے رہتے تھے۔ آخری عمر میں آپ ایک دفعہ تہجد کے واسطے اٹھے۔ تو کمزوری کے سبب گر گئے۔ اور چوٹ لگ گئی.........

خلوت کی عبادت

نماز تہجد کی خلوت کے علاوہ دن کے وقت بھی عموماً آپ ایک وقت بالکل علیحدگی میں عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ کی رہائش کے کمرے کے ساتھ جو چھوٹا سا کمرہ بیت الدعا کا ہے اسے اندر سے بند کر کے دو گھنٹہ کے قریب بالکل علیحدگی میں مصروف عبادت رہا کرتے تھے۔ ایام سفر میں بھی آپ کے واسطے کوئی چھوٹا سا کمرہ خلوت کے واسطے بالکل الگ کر دیا جاتا۔ مقدمہ کرم دین کے زمانہ میں جب کہ کئی ماہ تک گورداسپور میں قیام رہا۔ اس وقت جو مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ اس کے دروازہ سے داخل ہوتے ہی بائیں طرف ایک چھوٹا سا کمرہ اس غرض کے واسطے الگ کر دیا تھا۔ جس میں حضور عموماً 10 بجے سے 12 بجے تک روزانہ علیحدگی میں مصروف عبادت ودعا رہتے ابتدائی زمانہ میں جب کہ ہنوز کچھ شہرت آپ کی نہ تھی اور آدمیوں کی کچھ آمد و رفت نہ تھی۔ اس وقت آپ عموماً تلاش خلوت میں باہر چلے جایا کرتے تھے۔ اور علیحدگی میں بیٹھ کر عبادت الٰہی کرتے۔

نفلی روزے

رمضان شریف کے روزوں کے سوا آپ اور بھی روزے رکھتے تھے اور ایسے روزوں کو عموماً دوسروں سے مخفی رکھتے تھے رات دن .... میں گزارتے تھے اور گھر والوں کو بھی خبر نہ ہوتی تھی کہ آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے جب دوپہر کا کھانا آتا تو آپ آدھا ایک فقیر کو دے دیتے۔ جو یہ خیال کرتا کہ نصف مجھے دیا ہے نصف خود کھائیں گے۔ اور ایک دوسرے فقیر کو مقرر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک گھنٹہ کے بعد آئے۔ اور وہ یہ خیال کرتا تھا کہ حضور نے آدھا کھانا کھا لیا ہے۔ اور باقی کا آدھا میرے لئے رکھا ہے۔ اس طرح سب سے مخفی رکھتے تھے۔ اور سحری کے وقت کچھ نہ کچھ کھاتے تھے۔ اور افطاری کے وقت بھی بہت تھوڑا کھانا کھاتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ روزے میں جب کہ ہم کو بھوک کے سبب ضعف ہو جاتا تو غنودگی کی سی حالت طاری ہوتی اور ایک فرشتہ کچھ کھلا دیتا جس سے نہ صرف بدن میں طاقت پیدا ہو جاتی۔ بلکہ بیداری کے وقت اس کھانے کی لذت اور ذائقہ دیر تک زبان پر قائم رہتا۔

توجہ الی اللہ

جب حضرت مسیح موعود لوگوں کے درمیان بیٹھتے تھے اس وقت آپ کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہتی تھی۔ اکثر زبان پر الفاظ سبحان اللہ سبحان اللہ جاری رہتے تھے۔ لوگوں سے باتیں کرتے تھے۔ مگر وہ صرف حسن اخلاق کے واسطے تھا.........

تبتل الی اللہ کا پورا نمونہ آپ کی زندگی میں قائم تھا۔ دنیا اور اس کے تمام خلائق سے قطع تعلق کر کے آپ بالکل اللہ کے ساتھ مل چکے تھے۔ اگرچہ دنیوی امور کے لحاظ سے تمام اسباب کو مہیا کرتے تھے مگر پھر بھی آپ کا بھروسہ کسی سبب پر نہ ہوتا تھا۔ بلکہ صرف اللہ تعالیٰ پر آپ کا بھروسہ تھا۔ اور اسی کی طرف جھکے رہتے تھے۔

اعلیٰ پایہ کا شخص

دراصل ایسے ہی لوگ دنیا میں ہوتے ہیں جو انسانیت کی لاج رکھنے والے ہوتے ہیں۔ کہ انسانوں میں سے ہو کر وہ ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچتے ہیں۔ جو فرشتوں کی پہنچ سے بھی بالا ہوتا ہے یہی لوگ انسانیت کا فخر ہیں، کلکتہ میں ہمارے جلسہ میں ایک ہندو پروفیسر نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں ایک فقرہ بولا جو مجھے بہت پیارا لگتا ہے۔ اس نے کہا:

One Mohammad justifies whole humanity.

ایک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود نے سارے انسانوں کی عزت رکھ لی کہ جس جنس میں ایسے اعلیٰ پایہ کا شخص ہے۔ اس جنس کا دنیا میں ہونا ضروری ہے۔ میرے خیال میں اسی مفہوم کو لولاک لما خلقت الافلاک کی حدیث ظاہر کرتی ہے۔ اگر ایسا وجود دنیا میں نہ ہوتا۔ تو دنیا ہلاک ہو جاتی۔ اسی کے وجود کے سہارے سے دراصل دنیا قائم ہے۔

آخری نماز

آپ کا آخری کام بھی دنیا میں عبادت الٰہی ہی تھا۔ آپ کی وفات کے وقت میں حضور کے قدموں میں حاضر تھا۔ جب تک آپ بول سکتے تھے۔ سوائے اس کے کوئی لفظ آپ کے منہ پر نہ تھا۔ کہ اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے اللہ۔ آخری نصف شب اس حالت میں گزری یہاں تک کہ گلے کی خشکی کے سبب بولنا دشوار گیا۔ جب کمرے میں فجر کی کچھ روشنی آپ نے دیکھی تو فرمایا نماز اس وقت یہ عاجز حضور کے پاؤں دبا رہا تھا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح نے جو سرہانے کے قریب بیٹھے تھے یہ سمجھا مجھے فرماتے ہیں کہ نماز کا

باقی صفحہ 8 پر

جب بھی کسی سائل نے مانگا پوری بشاشت قلبی کے ساتھ اس کی حاجت روائی فرماتے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی سخاوت کے دلکش واقعات

سائل آپ کے پاس ہمیشہ اس امید سے آتے کہ آپ کے دروازے سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب

حضرت مسیح موعود قرآن کریم کے اس حکم کہ "سوالی کو ڈانٹو مت" پر کلیتاً عمل پیرا تھے- اور جب بھی کبھی آپ سے کسی سائل نے کوئی سوال کیا تو آپ نے ہمیشہ نہایت خوش دلی اور بشاشت کے ساتھ اس کی ضرورت کو پورا فرمایا- اور کبھی اشارۃً یا کنایۃً بھی اس بات پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا کہ سائل مانگتا کیوں ہے- اس معاملہ میں آپ کی مثال ایک باران رحمت کی طرح تھی کہ ہر کس و ناکس کو اس سے فائدہ پہنچتا تھا- اور ہر کسی کی خواہشات کی تکمیل ہو جایا کرتی تھی- چند واقعات درج ذیل ہیں-

ہم سب فقیروں کو دیں گے

1905ء کی بات ہے- سیدنا حضرت مسیح موعود دہلی تشریف لے گئے- ایک روز مزارات بزرگان پر تشریف لے جانے کا پروگرام بنا کسی نے عرض کیا- حضور! ان مزارات پر بھیک منگوں کا جمگھٹا رہتا ہے- اور یہ زائرین کو بھیک مانگ کر اتنا تنگ کرتے ہیں کہ بعض اوقات مزار تک پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے- نیز یہ فقیر ہٹے کٹے- صحت مند ہوتے ہیں- جنہیں حقیقتاً کوئی ضرورت بھیک مانگنے کی نہیں ہوتی- آپ نے یہ سن کر فرمایا- کوئی بات نہیں- ہم ضرور ان مزارات پر جائیں گے اور سب گداگروں کو دیں گے-

اپنا خوبصورت جبہ دے دیا

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود کیلئے ایک نہایت قیمتی کوٹ جس پر خوبصورت کام ہوا تھا اور جس کے اندر اونی استر تھا- بطور تحفہ بھیجا- حضور نے یہ کوٹ ایک دن زیب تن فرمایا تھا کہ خواجہ کمال الدین صاحب کی نظر اس پر پڑ گئی- اور عرض کیا- حضور یہ کوٹ مجھے عنایت فرمائیں- مجھے عدالت میں پیش ہونا ہوتا ہے- (خواجہ صاحب وکیل تھے) اس کوٹ کی برکت سے میں مقدمات میں کامیابی حاصل کرسکوں گا- حضور نے مسکرا کر اسی وقت یہ قیمتی جبہ اتار کر خواجہ کمال الدین صاحب کو دیدیا-

فقیر تلاش کر کے رقم دی

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضور سیر کے بعد گھر تشریف لے جانے لگے تو کسی فقیر نے خیرات کی صدا دی- حضور کسی سے گفتگو میں مشغول تھے اس لئے فقیر کی آواز صاف نہ سن سکے اور اندر تشریف لے گئے- لیکن تھوڑی ہی دیر بعد باہر تشریف لائے اور فرمایا کسی فقیر نے سوال کیا تھا- وہ کہاں ہے- لوگوں نے دوڑ دھوپ کر کے فقیر کو تلاش کر لیا- اور اسے حضور کی خدمت میں پیش کر دیا- آپ نے اسے کچھ رقم دیدی- اور پھر گھر کے اندر تشریف لے گئے- (سیرۃ المہدی روایت نمبر 281)

روپیہ عنایت فرمادیتے

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے اپنی کتاب "سیرت مسیح موعود" ص 302 پر مندرجہ ذیل ایمان افروز واقعہ قلمبند کیا ہے- جس سے حضرت مسیح موعود کی جود وسخا نمایاں ہوتی ہے- آپ تحریر فرماتے ہیں-

"قادیان کے قریب سٹھیالی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے- جو قادیان سے تقریباً 6 میل کے فاصلہ پر ہوگا- وہاں سے ایک فقیر آیا کرتا تھا- وہ بیت مبارک کی چھت کے نیچے آ کر کھڑکی کے پاس آواز لگایا کرتا تھا- اس کی آواز یہ ہوتی تھی-

غلام احمدا روپیہ لینا ہے-

یعنی اے غلام احمد روپیہ لینا ہے اور وہ وہاں بیٹھ جاتا- حضرت صاحب کسی کام میں بعض اوقات مصروف ہوتے اور آپ کی توجہ اس کام میں ہوتی اور اس فقیر کی آواز کو نہ سن پاتے- فقیر ہر تھوڑی دیر کے بعد آواز لگاتا- جو اکثر لوگوں کو ناگوار لگتا اور اگر کوئی اس فقیر کو منع کرتا تو کہہ دیتا تھا کہ میں تمہارے پاس تو نہیں آیا- میں تو غلام احمد سے مانگتا ہوں- حضور کو جب معلوم ہو جاتا کہ کسی نے اسے کچھ کہا ہے تو حضور ناراض ہوتے تھے- اور فوراً باہر تشریف لا کر مسکرا کر فقیر کو روپیہ عنایت فرمادیتے تھے-

خدا کا شکر کہ سائل واپس آ گیا

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں:

"ایک دن ایسا ہوا کہ نماز عصر کے بعد آپ معمولاً اٹھے اور...... کی کھڑکی میں اندر جانے کیلئے پاؤں رکھا اتنے میں ایک سائل نے آہستہ سے کہا کہ حضور میں سوالی ہوں- حضور کو اس وقت ایک ضروری کام درپیش تھا- اور کچھ اس سائل کی آواز دوسری آوازوں میں گھل مل گئی- حضور اندر چلے گئے- اور فقیر کی صدا پر کوئی توجہ نہ دی لیکن جب گھر کے اندر تشریف لے گئے- تو فقیر کی دھیمی آواز پھر کان میں پڑی- اور آپ فوراً واپس تشریف لائے- اور خلیفہ نور الدین صاحب کو آواز دی کہ ایک سائل تھا- اسے دیکھو کہاں ہے؟ وہ سائل آپ کے گھر کے اندر تشریف لے جانے کے بعد چلا گیا تھا- خلیفہ صاحب نے بہت ڈھونڈا مگر پتہ نہ چلا- شام کو حسب عادت نماز پڑھ کر حضور خدام میں جلوہ افروز ہوئے تو وہی سائل آ گیا اور سوال کیا- حضور نے بہت جلدی جیب سے کچھ نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیا اور اب ایسا معلوم ہوا کہ آپ ایسے خوش ہوئے ہیں کہ گویا کوئی بوجھ آپ کے اوپر سے اتر گیا ہے- چند دن بعد ایک تقریب میں حضور نے ذکر فرمایا کہ اس دن جب وہ سائل نہ ملا- تو میرے دل پر بہت بوجھ ہوا اور میں سخت بے قرار رہا- اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ سے کوئی خطا تو سرزد نہیں ہوئی کہ میں نے سائل کی طرف دھیان نہ کیا اور یوں جلدی اندر چلا گیا- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ شام کو واپس آ گیا- ورنہ خدا جانے میں کس اضطراب اور تکلیف میں رہتا- میں نے دعا بھی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے واپس لائے-"

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 59)

حضرت اماں جان کی روایت

حضرت مسیح موعود علاوہ اس کے کہ کبھی سائل کے سوال کو رد نہ فرماتے تھے اور سائل کو اس کی ضرورت سے بڑھ کر عطا فرماتے تھے- صدقات و خیرات بھی کثرت سے فرماتے تھے-

غریبوں کی دستگیری اور فقراء و مساکین کو صدقہ و خیرات پوشیدہ طور پر فرمایا کرتے تھے- اور اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ مساکین اور غرباء کی عزت نفس مجروح نہ ہونے پائے-

حضرت اماں جان سے روایت کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے:

"حضرت مسیح موعود صدقہ بہت دیا کرتے تھے اور عموماً ایسا خفیہ دیا کرتے تھے کہ ہمیں بھی پتہ نہ لگتا تھا- خاکسار نے دریافت کیا کہ کتنا صدقہ دیا کرتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا- بہت دیا کرتے تھے اور آخری ایام میں جتنا روپیہ آتا تھا- اس کا دسواں حصہ صدقے کیلئے الگ رکھ دیا کرتے تھے- اور اس میں سے دیتے رہتے تھے- والدہ صاحبہ نے مزید بیان فرمایا کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ دسویں حصہ سے زیادہ نہیں دیتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات اخراجات کی زیادت ہوتی ہے تو آدمی صدقہ میں کوتاہی کرتا ہے لیکن اگر صدقہ کا روپیہ پہلے سے الگ رکھ لیا جائے تو پھر کوتاہی نہیں ہوتی- کیونکہ وہ روپیہ دوسرے مصرف میں نہیں آ سکتا- والدہ صاحبہ نے فرمایا- اس غرض سے آپ دسواں حصہ تمام آمد کا الگ کر دیتے تھے ورنہ ویسے دینے کو تو اس سے زیادہ بھی دیتے تھے خاکسار نے عرض کیا کہ آپ صدقہ دیتے وقت احمدی غیر احمدی کا لحاظ رکھتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا نہیں-

(سیرت المہدی جلد اول ص 49)

ایک معاند سائل کو قیمتی

مُشک عطا فرمائی

کسی محتاج کی مدد میں جیسا کہ اوپر کی روایت میں حضرت اماں جان نے فرمایا ہے آپ مذہب، رنگ و نسل وغیرہ کی کوئی تمیز نہیں کرتے تھے- حتیٰ کہ دشمنوں کے ساتھ بھی آپ کا سلوک ویسا ہی ہوتا تھا جیسے کہ دوستوں سے- قادیان میں نہال سنگھ نامی ایک سکھ تھا-

جو جماعت کا دشمن تھا- اور ہر وقت اس خیال میں رہتا تھا کہ کسی طرح جماعت کے افراد کو تکلیف اور پریشانی میں ڈال سکے- اس نے جماعت کے اکابرین میں سے بعض کے خلاف فوجداری مقدمات بھی دائر کر رکھے تھے- سارا سارا دن جماعت کے معززین کو گالیاں دینا اس کا دل پسند مشغلہ تھا- انہی دنوں جب وہ اپنی مخالفت' گالی گلوچ کے استعمال اور جماعت کو زک پہنچانے میں مگن تھا- اسے مشک کی ضرورت پڑی- مشک بہت قیمتی چیز ہے اور قادیان میں یہ کہیں سے بھی نہیں مل سکتی تھی- سردار نہال سنگھ کی ضرورت شدید تھی- اس لئے وہ ایک دن حضرت مسیح موعود کے دروازہ پر گیا- اور دروازہ پر دستک دی- حضرت مسیح موعود باہر تشریف لائے تو سردار نہال سنگھ کو اپنے سامنے موجود پایا- سردار صاحب نے حضور کی خدمت میں مشک کی درخواست کی- حضور اس کا سوال سن کر فوراً اندر تشریف لے گئے- اور خاصی مقدار میں مشک لا کر اس کے حوالہ کر دی- اس زمانہ کے لحاظ سے بھی جو مشک آپ نے اسے عطا کی اس کی قیمت اچھی خاصی تھی- لیکن آپ نے نہ اس بات کی پروا کی کہ مانگنے والا دشمن ہے اور نہ اس بات کی پروا کی کہ مشک بہت قیمتی چیز ہے-

(سیرت حضرت مسیح موعود ص306)

مرزا صاحب بہت سخی ہیں

ایک دفعہ ایک غیر احمدی مولوی قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود سے بحث کرنے لگا- حضور نے اس کے سوالات کے جوابات دیئے- آپ نے جب اپنے دلائل پیش کر دیئے تو مولوی صاحب سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور خاموش ہو گیا اس پر حضور نے اس سے دریافت کیا مولوی صاحب! اب تو آپ سمجھ گئے ہوں گے اور بات آپ پر واضح ہو گئی ہوگی- مولوی صاحب نے جواب دیا "جی میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں کیونکہ دجال کی ایک یہ بھی صفت بیان ہوئی ہے کہ وہ بحث میں دوسروں کے منہ کو بند کر دے گا-" حضور نے پھر کچھ نہ فرمایا- اور یہ مولوی چلا گیا- امرتسر جا کر اس نے ایک اشتہار چھپوایا اور اس میں یہ واقعہ بیان کیا کہ میں نے یہ الفاظ کہے- لیکن باوجود اس کے جب آپ اندر تشریف لے گئے- تو میں نے ایک رقعہ بھیجا کہ میں ضرورت مند ہوں- میری مدد کی جائے- آپ نے فوراً پندرہ روپے بھیج دیئے- مولوی صاحب نے مزید لکھا مرزا صاحب بہت سخی شخص ہیں اور آپ کے منہ پر بھی آپ کو سخت الفاظ کہے جائیں تو برا نہیں مناتے-

حضرت مسیح موعود کی وسعت قلبی اور سائل کی مدد کا یہ کس قدر شاندار اسوہ ہے کہ باوجود اس کے کہ سائل نے سخت کلامی کی- لیکن جب اس نے سوال کیا تو آپ نے فوراً پندرہ روپے اسے عنایت کئے- اس زمانہ کے لحاظ سے پندرہ روپے کی رقم آجکل کے ہزاروں روپے کے برابر ہے-

ساری روٹیاں تقسیم کر دیتے

آپ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ خود اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی دوسروں کی مدد کر دیا کرتے تھے اور اس میں خوشی محسوس کرتے تھے- ایک واقعہ درج کرتا ہوں- جو "سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی" کے ص289 پر یوں درج ہے-

"میرزا اسماعیل بیگ صاحب جنہوں نے بچپن سے آپ کے (یعنی حضرت مسیح موعود) کے آخری عہد زندگی تک خدمت کی تھی- کہتے ہیں کہ میں گھر سے سات روٹیاں لایا کرتا تھا- چار آپ کیلئے اور تین اپنے لئے- ان چار میں سے آپ کے حصہ میں ایک روٹی بھی نہیں آیا کرتی تھی-

کھانے کے عین وقت پر عنایت بیگ آتا- اور دروازہ کھٹکھٹاتا تھا- حضور کا طریق تھا کہ ہمیشہ دروازہ بند رکھا کرتے تھے- اور میں کھول دیا کرتا تھا- دروازہ کھلنے پر آپ ایک روٹی اور سالن کا کچھ حصہ اسے دے دیتے- اور وہ وہیں بیٹھ کر کھا لیتا تھا- پھر وہ چلا جاتا- اور میں دروازہ بند کر لیتا- تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ دستک ہوتی اور میں دروازہ پر جاتا- تو ایک اور شخص موجود ہوتا- جس کا نام حسینا کشمیری تھا- اس کو اندر آنے کی اجازت ملتی- ایک روٹی اور سالن کا کچھ حصہ اسے دیدیتے- اور وہ وہیں بیٹھ کر کھا لیتا- اور چلا جاتا- پھر اس کے بعد ایک اور شخص جمال کشمیری آ جاتا- ایک روٹی اور سالن کا کچھ حصہ اسے دیدیتے تھے- اس کے بعد حافظ معین الدین چلے آتے اسے بھی ایک روٹی سالن کا کچھ حصہ عنایت فرماتے- اور اس طرح ساری روٹیاں دوسروں کو کھلا کر خود تھوڑا سا بچا ہوا شوربہ پی لیتے- میں ہر چند اصرار کرتا مگر میری روٹی میں سے نہ کھاتے- میرے اصرار کرنے پر بھی گھر سے اور روٹی اپنے لئے نہ منگواتے تھے- کبھی جب میں بہت ضد کرتا اور کہتا کہ اگر آپ میرے حصہ میں سے نہیں کھائیں گے تو میں بھی نہیں کھاؤں گا- تو تھوڑی سی کھا لیتے- ایسا ہی شام کو بھی ہوتا- البتہ شام کو ایک پیسے کے چنے منگوا کر کچھ آپ چبا لیتے- کچھ مجھے دیتے-

سائل کو مطلوبہ رقم عنایت کر دی

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا ایک بھتیجا تھا- جو بد صحبت میں پڑنے کی وجہ سے آوارہ ہو گیا تھا اور فقیروں جیسا لباس پہن کر پھرا کرتا تھا- وہ کبھی کبھی قادیان بھی آ نکلتا- اور حضرت مولوی صاحب سے مالی مدد لے لیا کرتا تھا- ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے خراب چال چلن اور بار بار مانگنے سے تنگ آ کر اسے کچھ دینے سے انکار کر دیا- یہ شخص حضرت مولوی صاحب سے مایوس ہو کر حضرت مسیح موعود کے دروازہ پر گیا- لوگوں نے اسے سمجھایا کہ میاں اگر تمہارے سگے چچا نے تمہاری مدد کرنے سے انکار کر دیا تو بھلا حضور تمہاری مدد کیوں کرنے لگے- لیکن اس نے باصرار ایک رقعہ حضور کی خدمت میں اندر بھجوا دیا- جس میں لکھا کہ میرے چچا تو میری مدد کرنے سے انکاری ہیں- اس لئے آپ کے دروازہ پر آیا ہوں- رقعہ میں اس نے ایک معقول معین رقم کا مطالبہ کیا تھا- تھوڑی ہی دیر میں لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی- جب اندر سے خادمہ اتنی ہی رقم لے کر آ گئی- جتنی رقم کا مطالبہ سائل نے کیا تھا- اور سائل رقم لے کر خوشی خوشی چل دیا-

مکان بنوا دیں گے

ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمایئے- یہاں رقم جو مانگی جا رہی ہے- معمولی نہیں- سینکڑوں میں ہے جو اس زمانہ کے لحاظ سے ہزار ہا روپیہ سمجھی جانی چاہئے-

سید عبدالحی صاحب عرب نے جب شادی کی تو ایک دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اپنا مکان بنوانا چاہتا ہوں اس لئے میں فلاں جگہ جاتا ہوں وہ مالدار لوگ ہیں- میری ضرور مدد کریں گے- آپ نے فرمایا- ٹھیک ہے- کوشش کر دیکھو کچھ عرصہ بعد وہ مایوس واپس لوٹا اور حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مالداروں نے تو کوئی مدد نہ کی- آپ نے سن کر فرمایا- میاں عبدالحی صاحب پریشان نہ ہوں آپ کا مکان ہم بنوا دیں گے- اور دوسرے دن عرب صاحب کو پانچ سو روپیہ بھجوا دیا- جس سے عرب صاحب نے اپنا مکان بنوا لیا-

500 روپیہ کی رقم معمولی نہیں- اس میں ایک پورا گھر بن سکتا تھا- اور بنا بھی- لیکن آپ کی سخاوت کے سامنے 500 روپے کی بھی کوئی حیثیت نہ تھی-

پوشیدہ امداد فرمایا کرتے

آپ مدد دکھاوے کیلئے نہیں کرتے تھے- اس لئے عام طور پر خفیہ طریقوں سے مدد کرتے تھے اور اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ مدد کے نتیجہ میں سائل کی عزت نفس مجروح نہ ہونے پائے- ایک دفعہ آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کا ایک مرید مالی تنگی کا شکار ہے آپ نے پچیس روپے ایک پوٹلی میں باندھے اور اس مرید کے گھر تشریف لے گئے- مرید خوشی سے پھولے نہ سماتا تھا کہ حضور یعنی اس کے آقا اس کے گھر آئے ہیں- حضور نے اس کے حالات دریافت فرمائے اور پوچھا کہ کتنی تنخواہ ملتی ہے اس نے بتایا 8 روپے ماہوار- آپ نے اسے نصیحت فرمائی کہ تھوڑے پر بھی خدا کا شکر کرنا چاہئے- اللہ تعالیٰ بہت دینے والا ہے- پھر آپ واپس جانے کیلئے اٹھے تو چپکے سے وہ پوٹلی جس میں 25 روپے باندھ رکھے تھے- اس کی چارپائی پر رکھ دی- حضور کے چلے جانے کے بعد جب اس شخص نے پوٹلی دیکھی تو دوڑا دوڑا حضور کے پاس پہنچا اور کہا- حضور آپ یہ پوٹلی بھول گئے ہیں- آپ نے فرمایا میں بھول کر نہیں آیا- یہ تمہارے لئے ہیں- رکھ لو- بعد میں آپ اس شخص کی متواتر مالی مدد فرماتے رہے-

حضرت مسیح موعود دوسروں کی امداد اکثر انتہائی خفیہ طور پر فرمایا کرتے تھے- حتیٰ کہ حضرت اماں جان اور آپ کے دوسرے گھر والوں کو بھی علم نہ ہوتا تھا کہ آپ نے کس کی کیا مدد کی ہے- آپ سخاوت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھے- اور سائل آپ کے پاس ہمیشہ اس امید کو لے کر آتے تھے کہ آپ کے دروازہ سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا-

AMAZING LOW PRICE FOR CT & MRI GET EQUIPMENTS ON 20% PAYMENT ALL KINDS OF MEDICAL EQUIPMENTS LIKE X-RAY, ULTRA-SOUND CT SCAN, MRI, DENTAL ICU, EYE & ENT, GYNE & LABORATORY

IMS

CALL:042-5865976
0300-8473490
Gulf:+0971-50-8407615
Email:ims@k.st

WIDE ZONE International
IMPORTER/ EXPORTER
OF KNITTED FABRIC-GARMENTS
STITCHING-UNIT
452-A GMA
FAISALABAD
SH.M.NAEEM UD DIN
PH92-041-698385-86
MOB 0300-9660632
E-mail:armd-pak@hotmail.com
Fax 92-41-693580

Importers & Exporters feel Free To Contact us
We are manufacturers of Leisure Sportswear;ie Track suits, Soccer, Golf, Base Ball, Boxing, Karate & Cricket Uniforms, Rainwear,working wear,polo shirts,Jackets, Wallets & Belts.
Remys
INTERNATIONAL
RS
Street#2Deputy Bagh
Bank Road, Sialkot
Pakistan
WEBSITE:Www.remysintl.com
Tel: +92-432-594642
Fax: +92-432-594822
Email:remysint@hotmail.com
Mobile 0333-8604684

سیدنا حضرت مسیح موعود کا دشمنوں سے حسن سلوک

میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسا والدہ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے

جمیل احمد بٹ صاحب

بہت سے لوگوں نے حضرت مسیح موعود سے آپ کے خداداد منصب و مقام کے حوالے سے دشمنی کی بلکہ دشمنی کو انتہا تک پہنچا دیا اور ہر رنگ میں آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ آپ کے خلاف سنگین جھوٹے مقدمے بنائے۔ حکومت کو آپ کے خلاف اکسایا آپ کے ماننے والوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے لیکن اس سب کے باوجود حضرت مسیح موعود نے اپنا مسلک ہمیشہ یہی قرار دیا کہ آپ کا کوئی دشمن نہیں جیسا کہ فرمایا:

''میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے''۔ (اربعین نمبر 1 ص 2)

اس مسلک کے مطابق آپ نے عملاً ہمیشہ ان لوگوں سے درگزر اور حسن سلوک فرمایا جو اعلانیہ آپ سے دشمنی رکھتے اور آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے تھے۔ جیسا کہ درج ذیل چند واقعات سے خوب ظاہر ہوتا ہے۔

قرقی کا نوٹس واپس لینے کا حکم

حضرت مسیح موعود کے چچا زاد بھائی مرزا امام الدین صاحب اور مرزا نظام دین صاحب اپنی بے دینی اور دنیاداری کی وجہ سے آپ کے سخت مخالف تھے۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے ساتھیوں کو دکھ دینے کے لئے ایک بار انہوں نے حضور کے گھر کے قریب والی بیت مبارک کا راستہ ایک دیوار کھینچ کر بند کر دیا جس کی وجہ سے حضور اور جماعت کو سخت تکلیف اٹھانا پڑی۔ پانچ وقت بیت الذکر جانے کے لئے لمبا چکر کاٹنا پڑتا اور بارشوں کے دن ہونے کے سبب کیچڑ اور پانی سے بھی گزرنا ہوتا۔ کئی کمزور اور ضعیف بزرگ گرگر پڑتے اور کپڑے کیچڑ سے لت پت ہو جاتے۔ لاچار اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے قانونی چارہ جوئی کرنا پڑی اور لمبے عرصہ کے بعد عدالت نے دیوار گرانے کا حکم دیا اور مخالفین پر خرچ اور ہرجانے کی ڈگری بھی دی۔

باوجود اتنی تکلیف اٹھانے کے حضور نے خرچ اور ہرج کی اس ڈگری کا اجراء پسند نہ فرمایا حضور کے وکیل نے میعاد ختم ہوتے دیکھ کر حضور کو اطلاع کئے بغیر ڈگری کا اجراء کروا دیا۔ مرزا نظام دین صاحب ادائیگی کے قابل نہ ہونے کے سبب خط کے ذریعہ حضور سے معافی کے خواستگار ہوئے۔

حضرت مسیح موعود اپنے وکیل پر سخت خفا ہوئے اور قرقی کا نوٹس واپس لینے کا حکم دیا اور مرزا نظام دین صاحب کے نام تسلی کا خط بھجوایا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی ص 121 تا 125)

وہ تمہارا چچا ہے

مرزا نظام دین صاحب سے حسن سلوک کا ایک اور واقعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے یوں بیان فرمایا ہے کہ بچپن میں ایک بار انہوں نے اپنے ساتھی لڑکے سے یہ الفاظ کہے کہ دیکھو وہ نظام الدین کا مکان ہے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ الفاظ سنے تو فوراً آپ کو ٹوکا اور نصیحت فرمائی۔

''میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے۔ اس طرح نام نہیں لیا کرتے''۔ (سیرت المہدی روایت 37)

سخت دشمنی کے باعث اس وقت آپس میں کسی قسم کا تعلق اور راہ و رسم نہ تھا تب بھی حضرت مسیح موعود کی یہ نصیحت اعلیٰ حسن سلوک کی مثال ہے۔

زمین دے دی

ایک بار ایک رفیق کو عطا کردہ حضرت مسیح موعود کی اپنی ایک زمین پر تیسرے فریق نے مقدمہ کر دیا۔ حضرت صاحب نے مقدمہ کی پیروی سے منع فرما دیا جس پر انہی مرزا نظام دین صاحب نے حضور سے درخواست کی کہ وہ قطعۂ زمین انہیں دے دیا جائے تو وہ بعد میں قیمت ادا کر دیں گے۔ حضور نے یہ درخواست منظور فرمائی۔ اور زمین انہیں دے دی۔ جسے بعد میں مرزا نظام دین صاحب نے ایک اور احمدی کو معقول قیمت پر فروخت کر دیا۔ تاہم حضور کو کبھی ادائیگی نہ کی اور حضرت مسیح موعود نے کبھی ان سے زمین کی قیمت کا مطالبہ نہ فرمایا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 125-126)

عیادت اور علاج

مرزا نظام دین صاحب ایک بار سخت بیمار ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود کو اطلاع ہوئی تو ان کی دشمنی کو بھلا کر عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور مناسب علاج بھی تجویز فرمایا جس سے وہ صحت یاب ہو گئے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر 511)

ہر موقع پر امداد

قادیان کے آریہ اور سکھ حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء سے سخت دشمنی رکھتے اور ایذارسانی کے نئے نئے طریقے ڈھونڈتے رہتے۔ ان میں سے ایک لالہ بڈھامل ہوتے تھے جو منارۃ المسیح کی تعمیر کے خلاف ڈپٹی کمشنر کے سامنے مدعی ہوئے۔ اس موقع پر حضرت مسیح موعود کا درج ذیل ارشاد ان آریوں کی دشمنی اور جواباً آپ کے حسن سلوک کا جامع خلاصہ ہے۔ فرمایا:

''یہ لالہ بڈھامل بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ میرے لئے ان کو فائدہ پہنچانے کا کوئی موقع پیدا ہوا ہو اور میں نے ان کی امداد میں دریغ کیا ہو اور پھر ان سے یہ بھی پوچھیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے نقصان پہنچانے کا انہیں کوئی موقع ملا ہو اور یہ نقصان پہنچانے سے رکے ہوں''۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص 152-153)

مقدمہ ختم کرنے کا حکم

ایک بار قادیان کے یہ سکھ اور ہندو ایک احمدی دوست پر حملہ آور ہوئے۔ پولیس نے اس بلوہ کا نوٹس لے کر 16 آدمیوں کا چالان کر دیا۔ مقدمہ آخری مرحلہ پر جا پہنچا اور ملزمین کو سزا ہونے کو تھی کہ دو ہندو ملزم حضور کی خدمت میں آئے اور معافی چاہی۔ حضور نے معاف فرما دیا اور مقدمہ ختم کرنے کا حکم دیا۔ باوجودیکہ احمدی مدعی نہ تھے اور مقدمہ پولیس کی طرف سے تھا۔ حضور کے ارشاد پر مقدمہ ختم کرایا گیا۔ اس موقع پر مجسٹریٹ نے برملا کہا کہ

''ایسا مہربان انسان کم دیکھا گیا ہے جو دشمنوں کو اس وقت بھی معاف کر دے جب وہ اپنی سزا بھگتنے والے ہوں۔ (سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب ص 117-121)

ان مخالف آریوں میں سے ایک کو دوران مقدمہ ہی مشک کی ضرورت پڑی تو حضرت مسیح موعود کے حسن سلوک پر بھروسہ کرتے ہوئے اس مہنگی چیز کے لئے وہ آپ کے در پر آ کر یوں درخواست گزار ہوا۔ ''مرزا صاحب! مشک کی ضرورت ہے کسی جگہ سے ملتی نہیں آپ کچھ دے دیں''۔ حضرت کو علم تھا کہ سوالی نہال سنگھ اس فتنہ کا ایک لیڈر ہے۔ مگر کچھ تعرض نہ فرمایا اور تقریباً نصف تولہ مشک اندر سے لا کر اس کے حوالے کی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب ص 121)

روزانہ عیادت کو جاتے

ان مخالف آریوں میں سے ایک لالہ شرمپت رائے ایک بار سخت بیمار ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود کو علم ہوا تو آپ خود عیادت کے لئے ان کے تنگ و تاریک مکان پر تشریف لے گئے اور علاج کے لئے قادیان میں موجود واحد ڈاکٹر کو مقرر فرمایا اور خرچ بھی خود اٹھایا۔ صحت یاب ہونے تک آپ روزانہ لالہ صاحب کی عیادت کو جاتے رہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی ص 169-170)

علاج ضرور کریں

قادیان کے تین آریوں نے حضرت مسیح موعود کے خلاف ایک اخبار نکالا جس کا نام شبھ چنتک تھا اور جس میں آپ کے خلاف خوب گند اچھالا جاتا۔ آپ کی طاعون سے حفاظت کی پیشگوئی کے جواب میں اخبار کے مینیجر نے اپنے محفوظ رہنے کی پیشگوئی چھاپ دی لیکن جلد خود اور دوسرا ساتھی طاعون کا شکار ہو گئے۔ تیسرا ابھی بیمار تھا کہ گھبرا کر قادیان کے ایک احمدی بزرگ حضرت حکیم عبیداللہ بسمل سے علاج کا درخواست گزار ہوا۔ حضرت بسمل نے اجازت کے لئے حضور کو لکھا تو آپ نے اس کی دشمنی کو نظر انداز کرتے ہوئے خوشی سے اجازت دی اور فرمایا۔

''آپ علاج ضرور کریں کیونکہ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے مگر میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ یہ شخص بچے گا نہیں؟ (الحکم 10 اپریل 1907ء)

دشمن کی عزت کی حفاظت

مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب حضرت مسیح موعود کے شدید مخالف تھے۔ انہوں نے آپ کے خلاف کفر اور قتل کے فتوے شائع کرائے اور اپنے اخبار کے

ذریعہ دشمنی کا بازار گرم رکھا۔ جب ڈاکٹر مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعود کے خلاف اقدام قتل کا مقدمہ دائر کیا تو یہ مولوی صاحب عیسائیوں کی طرف سے بطور گواہ پیش ہوئے۔ حضور کے غیر احمدی وکیل مولوی فضل دین صاحب نے مولوی صاحب کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے دوران جرح ان کے خاندان اور حسب نسب کے متعلق ایسے سوالات کرنے چاہے جو مولوی صاحب کی عزت و آبرو کو خاک میں ملا دیتے۔ مگر حضرت مسیح موعود نے اپنے وکیل کو یہ کہہ کر سختی سے روک دیا کہ میں آپ کو ایسے سوالات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اس طرح اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر آپ نے اپنے جانی دشمن کی عزت و آبرو کی حفاظت فرمائی۔

مولوی فضل دین صاحب اس واقعہ پر ہمیشہ حضرت مسیح موعود کے مداح رہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب ص116-117)

موت پر اظہار افسوس

حضرت مسیح موعود کا دشمنوں سے انسانی ہمدردی کا ایک عجیب واقعہ آپ کا پنڈت لیکھرام کی ہلاکت پر اپنے دلی درد کا اظہار ہے۔ یہ پنڈت آپ کا سخت دشمن تھا اور آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا اور یوں اس کی ہلاکت سے آپ کی صداقت کا ایک زبردست نشان ظاہر ہوا پھر بھی اس کی موت پر آپ نے یوں اظہار افسوس فرمایا:

''ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے درد بھی ہے اور خوشی بھی درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا۔ زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آجاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کے لئے دعا کرتا۔ اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زندہ ہو جاتا''۔ (سراج منیر ص24)

کوئی مقدمہ نہیں کرنا چاہتا

1897ء میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعود کے خلاف اقدام قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا۔ کچھ ہی عرصہ میں حقیقت کھل گئی اور مجسٹریٹ کپتان ڈگلس نے آپ کو باعزت بری کر دیا۔ نیز آپ کو حق دیا کہ آپ ڈاکٹر کلارک پر جوابی مقدمہ کریں۔ حضرت مسیح موعود نے انکار کرتے ہوئے فرمایا

''میں کوئی مقدمہ نہیں کرنا چاہتا۔ میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے''

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب ص114-115)

امیر حق پر تھا

حضرت سید عبداللطیف شہید کے قتل کا حکم دینے والا کابل کا حکمران امیر حبیب اللہ اس واقعہ کے بعد ہندوستان آیا تو بعض اوقات بوٹ پہنے ہوئے مسجدوں میں چلا گیا اور اسی حالت میں نماز ادا کی۔ اخباروں میں شور مچا کہ یہ حرکت غیر اسلامی اور آداب مسجد کے خلاف ہے۔

کسی نے یہ خبر حضرت مسیح موعود کو شاید اس خیال سے جا سنائی کہ کیونکہ امیر حبیب اللہ احمدیت کا دشمن ہے اس لئے حضور اس پر ناراضگی کا اظہار فرمائیں گے۔ لیکن آپ نے حق و انصاف کو مقدم رکھا اور امیر کی حمایت کرتے ہوئے فرمایا۔

''اس معاملہ میں امیر حق پر تھا کیونکہ جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے''۔ (اخبار بدر 11 اپریل 1907ء)

خدا کی عدالت کافی ہے

میرٹھ کے اخبار شحنۂ ہند نے حضرت مسیح موعود کی مخالفت کے لئے اپنے اخبار کا ایک ضمیمہ جاری کیا جس میں خوب گند اچھالا جاتا۔ اس سے میرٹھ کے احباب جماعت کی سخت دلآزاری ہوتی۔ صدر جماعت حضرت شیخ عبدالرشید صاحب نے حضور سے اجازت چاہی کہ اخبار کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش دائر کی جائے۔ حضور نے اجازت نہ دی۔ اور فرمایا:

''ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے''

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب ص113)

اسے کچھ نہ کہیں

ایک بار حضرت مسیح موعود کے قیام لاہور کے دوران ایک قوی ہیکل شخص نے جوان ایام میں مہدی ہونے کا مدعی تھا پیچھے کی طرف سے آکر اچانک آپ پر حملہ کر دیا اور زمین پر گرانے کی کوشش کی۔ حضور کے ایک ساتھی حضرت سید نصیلت علی شاہ صاحب نے لپک کر اسے پکڑ لیا اور دھکا دے کر علیحدہ کیا اور مارنے کا ارادہ کیا جس پر حضور نے بڑی نرمی سے مسکراتے ہوئے فرمایا:

''شاہ صاحب! جانے دیں اور اسے کچھ نہ کہیں۔ بے چارہ سمجھتا ہے کہ ہم نے اس کا عہدہ سنبھال لیا ہے''۔ (حیات احمد جلد سوم مصنفہ حضرت یعقوب علی عرفانی ص210)

دشمن کے لئے دعا

حضرت مسیح موعود دشمنوں سے حسن سلوک ہی نہ فرماتے تھے ان کے لئے دعا گو بھی رہتے۔ اس بارے میں خود آپ کا بیان فرمودہ اسوہ یہ تھا۔

''بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا .... شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں''

(ملفوظات جلد سوم ص96)

اس حسن سلوک کا ایک عجیب اظہار حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اس دوران دیکھا کہ جب پنجاب میں طاعون زوروں پر پھیلی ہوئی تھی اور بڑی تعداد میں لوگ ہر روز اس کا شکار ہو رہے تھے تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کو علیحدگی میں دعا کرتے سنا۔ اس دعا کی کیفیت آپ نے یوں بیان کی:

''اس دعا میں آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کر رہے تھے کہ جیسے کوئی عورت دردِزہ سے بے قرار ہو۔ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق خدا کے واسطے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا''۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب حصہ سوم ص395)

تعظیم و تکریم سے خطاب

حضرت مسیح موعود کے خلاف شورش اور ہنگامہ برپا کرنے میں ...... علماء پیش پیش تھے۔ اس گروہ نے آپ کے خلاف اپنے فتاوٰں، تحریروں اور تقریروں سے مخالفت کی ایک آگ لگا رکھی تھی۔ اور مخلوق خدا کی ہدایت کے راستے میں روک بنے ہوئے تھے حضرت مسیح موعود کی محبت و شفقت کا دامن ان اعلانیہ دشمنوں پر بھی وسیع رہا اور آپ نے اپنی تحریرات میں ان لوگوں کو تعظیم و تکریم سے مخاطب فرمایا۔ چند تحریریں درج ذیل ہیں:

1۔ اے برادران دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں،

(ازالہ اوہام ص190)

2۔ اے بزرگان دین و عباد اللہ الصالحین! میں اس وقت اللہ جل شانہٗ کی قسم دے کر ایک ایسی درخواست آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(کتاب البریہ ص358)

یہ چند واقعات خوب ظاہر کر دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود دشمنوں کے بھی دوست تھے۔ آپ نے ہمیشہ اپنے دشمنوں سے حسن سلوک فرمایا۔ ان کے بدانجام پر اظہار افسوس کیا اور ان کی بہتری کے لئے دعائیں کرتے رہے یہی اسوہ ہمارے لئے راہ عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 4

وقت ہو گیا۔ نماز پڑھ لو۔ انہوں نے عرض کی میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا نماز، اور ہاتھ سینے پر باندھ کر نماز پڑھنی شروع کی۔ اس کے بعد حضور نے پھر کوئی کلمہ نہیں بولا یہاں تک کہ آٹھ بجے کے قریب حضور کا وصال اپنے حقیقی معبود اور محبوب کے ساتھ ہو گیا۔ پس آپ کا آخری فعل بھی اس دنیا میں عبادت ہی تھا۔ خلوت میں بھی آپ عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ اور جلوت میں بھی آپ عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کا جینا بھی عبادت الٰہی میں تھا۔ اور آپ کا فوت ہونا بھی عبادت الٰہی میں ہوا۔

(الفضل 3 جنوری 1931ء)

رحمان کون مہندی، ابٹن نور، نور بیوٹی سوپ
پرس بیگ، کاسمیٹکس
رحمان جنرل سٹور
فون نمبر: 597058 بابر مارکیٹ۔ مین بازار سیالکوٹ

ہمارے ہاں سلائی و کڑھائی کا کام نہایت صفائی اور نفاست سے کیا جاتا ہے
کیپا ویل ڈریس لیڈیز ٹیلرز

امپورٹڈ 'ورائٹی' 'مدراسی' سنگا پوری بھروبر شالیں، بھیر ٹانکے کے دستیاب ہے
مبارک جیولرز
مین بازار ڈسکہ
عابد جیولرز
فون دکان: 04341-613871
رہائش: 612571
موبائل 0300-6405169
طالب دعا: محمد ابراہیم عابد صراف۔ انشاء اللہ صراف۔ برہان احمد خالد

بنیان جراب تولیہ جرسیوں کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
چوہدری ہوزری سٹور
جھنگ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی
فون: 619421

اوکاڑہ کے قدیم احمدی عینک ساز
عنایت ولی سنز آپٹیشنز
کرنل (ر) ظفر علی | ہسپتال بازار
چوہدری فاروق احمد 0442-513044 اوکاڑہ

ڈیلرز: L.G لومیٹر، سونی ٹی وی وفریج، کینڈی ڈیپ فریزر۔ ہائی سپر واشنگ مشین، نیز گیس کوکنگ رینج، گیزر ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
انعام الیکٹرونکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خاں
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ
فون آفس (0571) 510086-510140
رہائش: 512003

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر نٹنگ آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن
الفیصل پلازہ۔ بنگالی گلی گپت روڈ لاہور
فون آفس: 7230801-7210154
Email:omertiss@shoa-net
طالب دعا ملک منور احمد سنکوہی، ملک مبشر احمد سنکوہی

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا دن 23 مارچ 1989ء

پہلی اجتماعی تقریب لوائے احمدیت لہرانے کی تھی۔ دعاؤں اور مسرتوں سے بھرپور دن

محترم عطاء المجیب راشد صاحب۔ امام بیت الفضل لندن

لندن کے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ انہوں نے 23 مارچ 1989ء کا بابرکت اور تاریخی دن اپنے محبوب امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے قدموں میں گزارا اور حضور کی بابرکت موجودگی کی وجہ سے صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات کو اپنے پورے عروج پر دیکھنے کی سعادت پائی۔

اس دن کی ابتداء کیسے ہوئی اور دن اختتام کو کیسے پہنچا؟ یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ مصروفیات کی بھی بھرمار تھی اور اس سے بھی بہت بڑھ کر قلبی جذبات اور کیفیات کی۔ مصروفیات اور تقریبات کا محور اور مرکز حضور انور کی ذات گرامی تھی۔ وہ اس حمد اور عزم کے ترانے گانے والی بارات کے دولہا تھے۔ اس مختصر مضمون میں حضور ہی کی مصروفیات کا کچھ تذکرہ کرنا مقصود ہے۔

حضور انور کے ہر روز کا آغاز تہجد سے ہوتا تھا۔ دوسری صدی کے آغاز پر اس تہجد کی کیفیت کیا ہوگی یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے ہم نے تو یہ دیکھا کہ احباب جماعت بیت الفضل لندن میں اجتماعی نماز تہجد کے لئے اس کثرت سے دور دراز سے تشریف لائے کہ پہلے کبھی یہ نظارہ نہ دیکھا تھا۔ اجتماعی نماز تہجد پڑھانے کی توفیق خاکسار کو ملی۔ بعد ازاں جب حضور انور نماز فجر کی امامت کے لئے تشریف لائے تو آپ کے چہرہ پر ایک ناقابل بیان نور اور روشنی تھی۔ گویا نئی صدی میں ہونے والی خدائی تجلیات اور اس روز کی نماز تہجد کی خصوصی دعاؤں کا ایک ہلکا سا عکس چہرہ مبارک کو منور کئے ہوئے تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ سب سے پہلے مصافحہ کرنے اور دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرنے کی سعادت اس عاجز کو ملی اور پھر ان مبارکبادوں کا سلسلہ تو سارا دن اس طرح جاری وساری رہا کہ گویا یہ دن ہی مبارکبادوں کے لئے بنایا گیا تھا۔

نماز فجر کی تلاوت میں ایک خاص کیفیت تھی جو دلوں کو پگھلانے والی تھی۔ تشکر کے جذبات آنکھوں سے ابل ابل کر بہہ رہے تھے۔ ہر دل سجدہ ریز تھا اور اللہ تعالیٰ کے در پر جھکا ہوا مناجات میں مصروف! حضور نماز سے فارغ ہوئے تو دوسری صدی کے سب سے پہلے نکاح کا اعلان فرمایا یہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب مرحوم کی بچی تیرہ کا عبدالوحید خان صاحب سے تھا۔

حضور نے اسے نئی صدی کا پہلا نکاح قرار دیتے ہوئے اس نکاح کے لئے بھی اور اس نئی صدی میں ہونے والے سب نکاحوں کے لئے اکٹھے ہی دعا کروا دی۔ گویا اس دعا میں صدی بھر میں ہونے والے نکاحوں کو شامل کرلیا گیا۔

حضور انور کا صد سالہ جشن کے متعلق خصوصی پیغام تو چند روز قبل جاری ہو چکا تھا اور ایک وسیع پریس کانفرنس بھی پریس سنٹر میں ہو چکی تھی۔ 23 مارچ کے دن کی پہلی اجتماعی تقریب لوائے احمدیت کے لہرانے اور تقریبات کے آغاز کی تھی۔ گیارہ بجے بیت الفضل کے عین سامنے یہ تقریب منعقد ہوئی۔ بیت الفضل اور مشن ہاؤس کو خوبصورت قمقموں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ احباب کی آمد صبح سے شروع تھی۔ حضور کے تشریف لانے پر وہاں گویا تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ حضور کے پیچھے جماعت برطانیہ کے عہدیداران، مرکزی نمائندگان مربیان کرام اور کارکنان کھڑے تھے۔ دائیں طرف اطفال اور ان کے پیچھے احباب، بائیں طرف ناصرات اور ان کے پیچھے مستورات، درمیان میں خوبصورت فوارہ کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور یونین جیک کے پول تھے۔ حضور تشریف لائے تو نعروں کا سیلاب امڈ آیا۔ حضور کا چہرہ تمتما رہا تھا۔ حضور نے لوائے احمدیت لہرایا، ناصرات نے ترانہ پیش کیا۔ پھر یونین جیک لہرایا تو اطفال نے ترانہ پڑھا۔ اس کے بعد حضور انور نے حاضرین سمیت دعا کروائی۔ یہ سادہ پُروقار اور جذباتی تقریب اپنے عروج کو پہنچ گئی۔ جب حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، بہت پُرسوز دعا ہوئی اور حضور نے سب کو مبارکباد دی۔ بعد میں وہاں عید کا سماں تھا۔ ہر ایک نے دوسرے کو گلے مل کر مبارکباد دی۔ واقعی وہ عید سے کسی طرح کم نہ تھا۔

حضور کے لئے یہ ایک مصروف ترین دن تھا لیکن ان ساری مصروفیات کا احاطہ کرنا اور ان کو تحریر کرنا کسی فرد واحد کا کام نہیں۔ باقی دنوں سے بہت زیادہ ملاقاتیں، ڈاک کی کثرت، ساری دنیا سے رابطے، فون اور پیغامات کی ترسیل اور نہ معلوم کیا کیا مصروفیات تھیں جن میں یہ دن بسر ہوا ہر طرف گہما گہمی اور چہل پہل نظر آتی تھی۔ مشن کے احاطہ میں احباب جماعت مسرت وشادمانی سے منڈلا رہے تھے۔ محمود ہال میں نمائش لگی تھی جو زائرین کی توجہ کا مرکز تھی۔

نماز ظہر کے بعد جماعت احمدیہ لندن نے جوبلی کے سلسلہ میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا۔ جلسہ گاہ سامعین سے بھری ہوئی تھی۔ صدارت پرانے احمدی واقف زندگی انگریز مربی سلسلہ مکرم بشیر آرچرڈ صاحب نے کی۔ اس جلسہ میں مکرم منصور ساقی صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب رفیق اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ یہ بھی ایک یادگار جلسہ تھا۔ نماز عصر کے بعد شام کی تقریب کی تیاری ہونے لگی۔ یہ اہم ترین تقریب لندن شہر کے مشہور ترین ہوٹل Grosvenor میں منعقد ہوئی جس میں غالباً حضرت مصلح موعود کے ساتھ بھی ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی تھی۔

یہ شام کے ڈنر کی تقریب تھی۔ ہال بہت قرینہ سے سجایا گیا ملک کے عمائدین جن میں ہاؤس آف لارڈز کے ممبران، ممبران پارلیمنٹ، وزراء، سفراء، میئرز، کونسلرز اور بے شمار معززین اس تقریب کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ان سب کا استقبال کیا۔ کھانے سے فارغ ہونے پر تقاریر ہوئیں۔ لارڈ Avebury نے بہت عمدہ تقریر کی۔ اس کے جواب میں حضور انور نے نصف گھنٹہ کا جو برجستہ اور زور دار خطاب فرمایا وہ انتہائی موثر تھا۔ سامعین کے دلوں پر ایسا اثر تھا کہ میں نے متعدد احباب کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑیاں دیکھیں اور یہ وہ لوگ تھے جو ابھی دین حق کے نور سے منور نہ تھے۔ ان لوگوں پر دل کی گہرائیوں سے نکلنے والے اور دلوں کی گہرائیوں میں اتر جانے والے اس درد بھرے خطاب کا اثر بہت واضح تھا۔ خدائی تصرف اور تائید ونصرت کا ایک جلوہ تھا جو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔ بعد میں ایک معزز شخصیت نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے کلمہ حق اس جرأت اور دلیری سے عمائدین کی موجودگی میں اس وضاحت سے بیان کیا ہو۔ اگرچہ بعض اقوام کے کردار کے بعض حصوں پر تنقید بھی تھی لیکن ادب کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری صراحت کے ساتھ سچی بات برسرعام کہنے کی جرأت اور عظمت کو لوگوں نے بہت سراہا اور دل کھول کر داد دی۔ میرے ایک طرف برطانوی وزیر بیٹھے تھے اور دوسری طرف ایک ملک کے سفیر، ان دونوں کی کیفیت سارے سامعین کی کیفیت سے مختلف نہ تھی۔ وزیر موصوف نے آخر میں شکریہ ادا کرتے وقت اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

23 مارچ کی اس شاندار تقریب کو حضور انور کے اس جلالی اور تاریخی خطاب نے اپنے عروج پر پہنچا دیا۔ صدی کے آغاز پر ہونے والا یہ زوردار خطاب بار بار سننے اور سنانے والا ہے۔ میں نے اس سے زیادہ پُراثر خطاب حضور انور کی زبان مبارک سے اس سے پہلے نہ سنا تھا۔

24 مارچ 1989ء بروز جمعہ

اس تقریب کے ساتھ یہ دن تو اپنے اختتام کو پہنچا لیکن اگلے روز 24 مارچ کو نماز جمعہ کا موقع بھی ایک یادگار اجتماع تھا۔ یہ جمعہ اسلام آباد (برطانیہ) میں ادا کیا گیا۔ برطانیہ کی اطراف سے بلکہ بعض غیر ممالک سے بھی احمدی اُمڈے آئے تھے۔ اسلام آباد میں ہر طرف رونق، چہل پہل اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری تھا۔ خطبہ جمعہ حضور نے ارشاد فرمایا تو جرمنی اور ماریشس کی احمدی جماعتوں نے بھی سیٹلائٹ کے ذریعہ اسی وقت یہ خطبہ سن لیا۔ یہ بھی اس نئی صدی کی ایک اضافی خوشی تھی جو نئی منزلوں کی نشان دہی کر رہی تھی۔ ہر دو خطبہ کے بعد نماز میں سوز وگداز کی کیفیت بھی ناقابل فراموش تھی۔

عصر کے بعد اسلام آباد کے کھلے میدان میں ایک پُرشکوہ تقریب ہوئی۔ وسیع میدان اپنی وسعت کے باوجود بھرا ہوا تھا۔ حضور انور رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ سب سے پہلے برطانوی نژاد احمدی احباب کے ساتھ ایک گروپ فوٹو ہوا جس میں اس موقعہ پر موجود قریباً بیس انگریز احمدیوں نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضور نے جوبلی کی مناسبت سے ایک درخت اسلام آباد میں لگایا۔ پھر حضور احباب کے درمیان تشریف لائے اور بلند سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ گلے میں خوبصورت ہار تھے۔ چہرہ خوشی سے روشن تر ہوگیا تھا۔ ہاتھ ہلا ہلا کر حضور احباب کے پُرجوش نعروں کا جواب دے رہے تھے۔ اطفال نے مارچ پاسٹ کیا۔ حضور نے اس کا معائنہ فرمایا۔ پھر حضور تھوڑی دیر کے لئے مستورات اور ناصرات کے حصہ میں گئے۔ اطفال اور ناصرات نے خوبصورت جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے اور حمد وثناء کے ترانے گائے جارہے تھے۔ جس ترانہ نے اس تقریب کو چار

باقی صفحہ 11 پر

احباب جماعت احمدیہ کو نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو

ڈیلران: فریج۔ ڈیپ فریزر، ایئر کولر، ائیر کنڈیشنرز، الیکٹرک اینڈ گیس اپلائینسز، گیزر، واٹر ہیٹر، روم ہیٹر، واشنگ مشین، سٹیبلائزرز، کوکنگ رینج۔ انس یونیورسل۔ سپر ایشیا کی مصنوعات کی خریداری کا مرکز

خواجہ رشید اینڈ سنز

ٹرنک بازار سیالکوٹ فون شوروم: 0432-586575

طالب دعا: خواجہ منیر احمد

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت

- پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل کئے جاتے ہیں۔
- اسپیشل آفر پرانا گیزر 1500 روپے میں ایڈجسٹ کروائیں ● آف سیزن ڈسکاؤنٹ 500 روپے
- نیز بھاری گیج کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی فون پر آرڈر بک کروائیں ہمارا نمائندہ آپ کے دروازے پر۔ ٹرانسپورٹ فری۔ ● بعد از فروخت کسی بھی خرابی پر فون کریں شکایت دور
- کولر کا سیزن شروع ہونے سے قبل Less ریٹ پر ایڈوانس بکنگ کا فائدہ اٹھائیں۔

فیکٹری الفضل روم کولر اینڈ گیزر 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 5156244-5114822-5118096

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے — میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

خدا تعالیٰ کے فضل رحم اور احسان کے ساتھ 50 سال گزرنے کے بعد خداوند کریم کی مہربانی سے رواں دواں

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

قائم شدہ 1953ء — بنارسی والے — بشیر اینڈ کمپنی — محتاج دعا: — Ph-7661915 7654501

ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے

111-خواجہ بازار سفینہ بلاک اعظم کلاتھ مارکیٹ-لاہور فون 7654290-7632805

6 فٹ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ ریسیور پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے

عثمان الیکٹرونکس

رابطہ: انعام اللہ

ڈیلر:

Always The Best Quality UE

ٹیلی ویژن: LG,SONY,TOSHIBA

ریفریجریٹر: HAIER، ڈاؤلینس، ویوز

ڈیپ فریزر: HAIER، ڈاؤلینس، ویوز

اسپلٹ یونٹ: HAIER,MITSUBISHI,SABRO,LG

ایئر کنڈیشنر: HAIER، "O" جنرل، پیل

واشنگ مشین: HAIER، سپر ایشیا، ڈاؤلینس

مائیکرو ویو اوون: HAIER، ڈاؤلینس، پیل

مزید ورائٹی کیلئے شوروم پر تشریف لائیں۔

1۔ لنک میکلوڈ روڈ حجاب بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور
فون: 7231680-81, 7223204, 7353105
Email:iinam@brain.net.pk

ہر قسم کی انگریزی و دیسی ادویات، جڑی بوٹی، عرقیات، مربہ جات، بارعایت خریدیں۔

باجوہ میڈیکل سٹور

بازار حکیماں۔ ظفر وال
پروپرائٹرز: ثناء اللہ باجوہ، اسد اللہ باجوہ
فون دکان 0432-538325 رہائش 538250

Authorised 3S Dealer — SUZUKI

سوزوکی کی تمام گاڑیاں بہت آسان قسطوں پر

Sunday Open, Friday Closed

MiNi Motors 5879649 5712119 5873384
54-Industrial Area, GullbergIII, Lahore.

SHEIKH SONS
31-32 Bank Square Market Model Town, Lahore-54700, Pakistan
Tel: 042-5832127, 5832358 Fax : 042-5834907
E-mail:sheikhsons@lycos.co.uk- web site: www.sheikhsons.com
Indentors, Suppliers & Contractors
1) Gas & Steam Turbines Spares
2)Boilers
3)Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

100 YEARS

ایم موسیٰ اینڈ سنز

پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

ڈیلرز۔ ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی بے آر ٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ مدراسی، سنگاپوری، اٹالین بحرینی جیولری کی خریداری کیلئے تشریف لائیں۔

نیو احمد جیولرز — گلا چوک شہیداں سیالکوٹ

رہائش: 589024 — فون شوروم: 0432-587659-602042
طالب دعا: محمد احمد توقیر — موبائل: 0300-6130779

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔

الفضل جیولرز — صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فون رہائش 292793 موبائل 0300-9613255
E-mail alfazal@skt.comsats.net.pk

فائن آرٹ جیولرز — بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش 0432-586297 موبائل 0300-9613257
E-mail fineart_jewellers@hotmail.com

حضرت مسیح موعود کا فارسی النسل خاندان

حضرت مسیح موعود کا خاندان ترکستان میں آباد تھا جہاں ایرانی النسل لوگ آباد تھے

ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

حضرت مسیح موعود کے فارسی النسل ہونے کے بارہ میں مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے لکھا تھا کہ اگرچہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے مگر ابھی اس باب میں بہت کچھ تحقیق کی گنجائش باقی ہے۔ یہ بات پاون تولے پاؤرتی کی ہے۔ وسطی ایشیا کے ان علاقوں کے بارہ میں جن پر اس صدی کے آغاز میں روسی تسلط غالب آ چکا تھا کوئی جامع و مانع تحقیق کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ اب وسطی ایشیا کی ان ریاستوں کے بارہ میں بہت سے حقائق سامنے آ چکے ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مطابق وسطی ایشیا کی یہ ریاستیں جو ترکستان کہلاتی تھیں۔ اب تاجکستان، ترکمانستان، ازبکستان، قازقستان اور قرغستان کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ مگر عمومی طور پر ترکستان کا نام وسطی ایشیا کے ان علاقوں کے لئے بولا جاتا تھا جو شمال میں سائبیریا اور جنوب میں تبت ہندوستان اور افغانستان تک ممتد تھے۔ اس کی حدیں مغرب میں بحیرۂ کیسپین اور مشرق میں منگولیا اور صحرائے گوبی سے ملتی تھیں۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیر عنوان ترکستان)

دو ہزار سال کی تاریخ بتاتی ہے کہ منگول اور ترک مغرب کی جانب پیش قدمی کرتے رہے ہیں۔ ترکوں نے مغرب اور جنوب کی جانب پیش قدمی کی تو انہیں ایرانی النسل تاجک لوگوں کا مقابلہ کرنا پڑا جو اس علاقہ کے مستقل باسی تھے جو آج کل جنوبی ترکستان کہلاتا ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیر عنوان ایشیا، ذیلی سرخی اندرونی ایشیا)

ایوری مینز کنسائز انسائیکلوپیڈیا آف رشیا میں بھی لکھا ہے کہ "ترکستان پرانی تاریخ کے لحاظ سے اس علاقہ کا جغرافیائی نام ہے جس میں اب وسطی ایشیا کی روسی ریاستیں شامل ہیں"۔ ان اقتباسات سے یہ نتیجہ نکلا کہ وسطی ایشیا کے ان علاقوں میں جو تاجک قوم آباد تھی وہ دراصل ایرانی النسل لوگ تھے۔ انسائیکلوپیڈیا میں یہ بھی مذکور ہے کہ تاجک وہ ایرانی النسل قوم ہے جو مسلمان ہے اور فارسی بولتی ہے۔ فرہنگ بزرگ فارسی مصنفہ دکتر محمد معین میں بھی تاجک کی یہی تعریف لکھی ہے کہ "قوم ایرانی در تاجکستان"۔ (صفحہ 370)۔

تاجکستان کی تاریخ بیان کرتے ہوئے گریٹ سوویت انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ "تاجک قوم کی تشکیل ایک طویل لسانی عمل کے بعد وجود میں آئی جس کی قدامت تقریباً دو ہزار سال قبل مسیح تک ممتد ہے۔ دوسرے اور پہلے ایک ہزار سال کے عرصہ میں ایرانی زبان بولنے والے قبائل یورپی ایشیا کی حدوں سے نکلے اور وسطی ایشیا میں پھیل گئے اور تانبہ کے زمانہ کے اواخر کے لوگوں سے مل جل گئے اور اس طرح وسطی ایشیا کی قومیں ایرانی زبان بولنے لگیں"۔

(گریٹ سوویت انسائیکلوپیڈیا کے تیسرے ایڈیشن کا انگریزی ترجمہ جلد 25 زیر عنوان تاجک)

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا والوں نے لکھا ہے کہ "تاجک فارسی گو قوم ہیں اور یہ لوگ کسی زمانہ میں پرشیا یعنی ایران قدیم میں اور سکندر اعظم کی سلطنت میں شامل تھے۔ آٹھویں صدی میں عربوں نے دریائے آموکو عبور کر کے سوغیانہ کو فتح کیا جہاں تاجک لوگ آباد تھے۔ اور اس علاقہ کو ماوراء النہر کا نام دیا۔ دو سو سال بعد ترکوں نے حملہ کیا اور ماوراء النہر پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ دونوں حملہ آور مسلمان تھے اس لئے بہت سے لوگ ترکوں کے زیر اثر آ گئے اور ترک کہلانے لگے۔ اٹھارویں صدی کے وسط تک تاجک امارت بخارا کا حصہ تھے"۔ (صفحہ 758 عنوان تاجک ذیلی عنوان تاریخ)

اس ساری بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ وسطی ایشیا کے ان علاقوں میں ایرانی النسل لوگ آباد تھے جو گھروں میں فارسی بولتے تھے اور مسلمان تھے۔ موجودہ تاجکستان کی ریاست 16/اکتوبر 1929ء کو وجود میں آئی تھی ورنہ اٹھارویں صدی کے وسط تک وسطی ایشیا کے علاقہ میں بخارا اور سمرقند ایک ہی ریاست کا حصہ تھے۔ اس علاقہ میں نہ صرف اس وقت فارسی بولی جاتی تھی بلکہ اب تک بولی جاتی ہے۔ اردو کے مشہور ادیب اور شاعر پروفیسر صوفی غلام مصطفیٰ تبسم وہاں تشریف لے گئے تھے۔ حمید اختر نے فیض احمد فیض کے بارہ میں اپنے مضمون میں لکھا کہ "صوفی صاحب تاجکستان کے دارالحکومت دوشنبہ میں بہت دنوں رہے۔ تاجکستان کی زبان وہ کلاسیکی فارسی ہے جو ہمارے یہاں بولی جاتی ہے اس لئے صوفی صاحب کو یہاں ٹھہرنے میں آسانی رہی اور وہ عمر کے آخری حصے تک ان دنوں کو یاد کرتے رہے جو انہوں نے وہاں گزارے تھے۔ (احوال دوستاں صفحہ 47-48 شائع کردہ ماورا پبلشرز لاہور جنوری 1988ء بار اول)

اس صدی کے اوائل تک ان کا رسم الخط بھی عربی تھا مگر جب ترکوں نے اپنا رسم الخط رومن میں تبدیل کر لیا تو سوویت یونین کو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں یہ لوگ اپنی زبان کے واسطے سے ترک لوگوں کے ساتھ مل جل نہ جائیں۔ اس لئے ان کا رسم الخط روسی حروف میں تبدیل کر دیا گیا۔ اب لوگ بولتے تو وہی قدیم فارسی ہیں مگر ان کا لکھا ہوا رسم الخط عربی پڑھنے والوں کو سمجھ نہیں آتا۔

ایوری مینز کنسائز انسائیکلوپیڈیا آف رشیا میں بھی تاجک لوگوں کی یہی تعریف لکھی ہے کہ "تاجک ایرانی زبان بولنے والے لوگ ہیں جو افغانستان اور روسی وسطی ایشیا میں بستے ہیں"(ایوری مینز کنسائز انسائیکلوپیڈیا آف رشیا مرتبہ ڈاکٹر اوتیشین۔ لنڈن سکول آف اکنامکس اور پولیٹیکل سائنس صفحہ 531 زیر عنوان تاجک)۔ اسی انسائیکلوپیڈیا میں روس میں ایرانیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "سوویت یونین میں ایرانی زبان بولنے والے وسطی ایشیا کے تاجک لوگ ہیں جن کی زبان ایران کے مغربی گروپ سے تعلق رکھتی ہے اسی گروپ میں بلوچی اور فارس کے لوگ شامل ہیں"۔ (صفحہ 238)

مورخ احمدیت جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے تاریخ احمدیت جلد اول میں اس جانب اشارہ کیا تھا کہ ماوراء النہر کے علاقہ میں ایرانی النسل لوگ آباد تھے اس لئے اوپر کے حوالوں سے مورخ احمدیت کے موقف کی مزید تصدیق ہو جاتی ہے۔

تیمور برلاس قبیلہ کا باشندہ

دوسرا حصہ تیمور کے مغل ہونے کے بارہ میں ہے۔ فرہنگ بزرگ فارسی والوں نے لکھا ہے کہ یعنی تیمور جو سردار اور بڑا بادشاہ تھا امیر ترغائی کا بیٹا تھا اس نے ترکستان میں برلاس قبیلہ کے درمیان پرورش پائی اور سواری و تیر اندازی میں مہارت حاصل کی تھی۔ برلاس "بمعنی قہرمان۔ دلیر، مغلوں کے چار بڑے قبیلوں میں سے ایک تھا تیمور کا باپ اسی قبیلہ کا تھا۔ (صفحہ 258)

مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی اس بات کی تصدیق مزید بھی ہوگئی ہے کہ تیمور چنگیز خاں کا تعلقدار نہیں تھا محض خوشامدی مورخوں نے اسے چنگیز کے خاندان میں شامل کر دیا تھا۔ افغانستان کی تاریخ "افغانستان در مسیر تاریخ" مؤلفہ میر غلام محمد غبار میں لکھا ہے کہ "تیمور کی نگاہ میں جہانگیری اور خونخواری میں چنگیز خاں نمونہ اور مثال تھا اس لئے اس کی کوشش رہتی تھی کہ وہ خود کو چنگیز خاں سے منسوب کر سکے"

(صفحہ 251 شائع کردہ نشر انقلاب باہمکاری جمہوری کابل، چوتھا ایڈیشن 2000)

اس لئے مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا یہ نتیجہ نکالنا بھی درست ہے کہ خوشامد پسند مورخین نے اسے چنگیز خاں کے گھرانہ کا فرد بنا دیا۔ افغانستان کی اسی تاریخ میں یہ بھی مذکور ہے کہ شہر سبز قبیلہ برلاس کا مرکز تھا اور تیمور اپنے باپ کی وفات کے بعد اسی شہر میں رہا۔ (صفحہ 251) تیمور نے 1361ء میں ماوراء النہر کی طرف پیش قدمی کی تو امیر قزغن اور حاجی برلاس، امیر شہر سبز، ہجرت کر کے افغانستان چلے گئے اور یہ کہ حاجی برلاس بہت سے امور میں تیمور سے موافقت نہیں رکھتے تھے" (صفحہ 252)

اس حوالہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود کے جد امجد، حاجی برلاس تیمور کے عروج سے قبل ہی امارت کے مرتبہ پر فائز تھے اور شہر سبز کے امیر تھے۔ جب تیمور نے عروج حاصل کیا تو ان پر حملہ کر کے انہیں ہجرت پر مجبور کر دیا۔

میری نگاہ میں یہ تائیدی حوالے گزرے تو میں نے چاہا کہ ان حوالوں کو تاریخ احمدیت میں ریکارڈ کر دوں تا کہ پڑھنے والوں کو یہ معلوم کرنے میں بھی آسانی رہے کہ مورخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے کس قدر محنت اور عرق ریزی سے مستند حوالے جمع کر کے تاریخ احمدیت مرتب کی ہے مجھے توقع ہے جوں جوں وقت گزرتا جائے گا احمدیت کے موقف کی تائید میں نئے سے نئے حوالے میسر آتے چلے جائیں گے۔

بقیہ صفحہ 9

چاند لگا دے وہ حضور انور کا اپنا کہا ہوا ترانہ احمدیت تھا۔ اگرچہ سالہا سال پہلے کا کہا ہوا تھا لیکن اس موقعہ پر ایسا فٹ بیٹھا کہ یوں لگتا تھا کہ خاص اس موقع کے لئے موزوں کیا گیا ہے۔ قادیان کے نوجوانوں نے اپنے خوبصورت الحان کے ساتھ اس ترانہ کو ایسے انداز میں پڑھا کہ ہر سننے والا دل و زبان کے ساتھ اس میں شامل ہو جاتا تھا۔ خود حضور نے یہ ترانہ ساتھ ساتھ دہرایا اور احباب بھی ساتھ شامل ہو گئے اور سارا ماحول حمد و ثناء سے معطر ہو گیا۔ ایک ایسا نظارہ تھا، ایسی وجد آفرین کیفیت تھی جس کا نقشہ کھینچنا میرے بس کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اس موقع پر موجود ہونے کی سعادت دی اور اس کا یہ مختصر تذکرہ احباب جماعت اور تاریخ احمدیت کے لئے رقم کرنے کی توفیق دی۔

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹر پرائزز
سبزی منڈی - اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
P-A سسٹم۔ سیکیورٹی سسٹم۔ C.C.T.V۔ سٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5۔ بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ
اسلام آباد فون: 051-2650347

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH
HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR.MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE,PH:5161204

نور ہوم اپلائنسز
مینوفیکچررز و ڈیلر: واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
32/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

AL-HAMEED JEWELLERS
Link Railway Road,
Dar-ul-Rehmat,east Rabwah
Tel:0092-4524-214220

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون دکان: 04931-53181 رہائش: 54991
سکھاں سنٹر کیکن روڈ ی مال۔ لاہور فون دکان: 7320977-7237679 موبائل: 0300-9488027 رہائش: 042-5161681

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھوالناصر
1960ء سے خدمت میں مصروف
بے اولاد مردوں اور عورتوں کیلئے مشورہ اور کامیاب علاج
جدید طب کا باکمال نسخہ "نعمت الٰہی"
نرینہ اولاد کیلئے مفید علاج
ناصر یونانی کلینک مین بازار راجہ چوک حافظ آباد
فون کلینک: 0438-523391-523392

جنوڈ ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون 0451-713878 موبائل 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo78.com

سرمد جیولرز
دیانت و اعتماد کا نام
4۔ عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم
فون 7582403 موبائل: 0300-9463065 7596086-p.p
Email:rizwan-sarmadjewellers@yahoo.com

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائٹر۔ طاہر محمود 4844986

All Kinds of Leather Goods Specialist in Gloves OF All Kinds
Billoo
MANUFACTURERS & EXPORTERS
TRADING CORPORATION
P.O Box 877 Sialkot 51310Pakistan
Management and Production obsessed by Quality
Tel: Off (0432) 593756, Fac:(0432)267115 Res: (0432) 591744, FAx:(0432) 592086.
Cable: BILLOO SIALKOT
Web site: www.billooco.com. E.mail:- billoo@gjr.Paknet.com.pk.

بہترین سٹوڈیو۔ پورٹریٹ رنگین بلیک اینڈ وائٹ کے لئے تشریف لائیں
احمد فوٹوز
چاندنی چوک - راولپنڈی
فون سٹوڈیو 051-4427867

زکریا سٹیل
33 میکو مارکیٹ لوہا منڈی بازار لاہور
طالب دعا: میاں خالد محمود
ڈیلر سی۔ آر۔ سی۔ جی پی۔ ای جی اور کلر شیٹ
فون آفس: 7650510-7658876-7658938-7667414

ڈیلرز: فاسفورک ایسڈ۔ سلفیورک ایسڈ۔ ہائیڈروکلورک ایسڈ بازار سے بارعایت خریدیں۔ مینوفیکچررز۔ نائیٹرک ایسڈ
وڑائچ کیمیکلز
کچا شیخوپورہ روڈ۔ گوجرانوالہ
فون آفس: 0431-220021
طالب دعا: چوہدری اعجاز احمد وڑائچ۔ چوہدری ندیم احمد وڑائچ

کمبائینڈ فیبرکس
پرائیویٹ لمیٹڈ
عطاء بخش روڈ 17 کلومیٹر فیروز پور روڈ
لاہور پاکستان
TEL:92-42-111-111-116
Fax: 92-42-582-0112
Mobile: 92-300-844-7706
Email: info@combinedfabrics.com
Http:www.combinedfabrics.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلرز: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، ڈاؤلینس، پیل
سپلٹ AC، ونڈو AC، ویوز، فلپس، ایل جی
واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کولر، TV، سام سنگ، سپر ایشیا، اٹلس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت، ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
لنک میکلوڈ روڈ نزد ہال بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز سیالکوٹ
AIJ
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا
فون دوکان: 594674 فون رہائش: 553733
موبائل 0300-9610532 طالب دعا: عمران مقصود

عصر حاضر کے مسلم سکالرز کی نظر میں

مشاہیر احمدیت کی عدیم المثال ادبی، علمی اور ملی خدمات

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مؤرخ احمدیت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے دعویٰ مسیحیت کی اوّلین کتاب 'فتح اسلام' میں جو اوائل 1891ء میں منصہ شہود پر آئی خوشخبری دی کہ:-

"اس درخت (یعنی تحریک احمدیت۔ ناقل) کو اس کے پھلوں سے اور اس غیر کو اس کی روشنی سے شناخت کرو گے۔ (صفحہ 74 طبع اوّل)

انیسویں صدی کی بظاہر ناممکن الوقوع غیبی خبر آج نقشہ عالم پر عملی شکل اختیار کر چکی ہے؟ اس کا حیرت انگیز اعتراف پاکستان کے نامور محقق و مؤلف جناب سید قاسم محمود نے شاہکار اسلامی انسائیکلو پیڈیا (مطبوعہ 'الفیصل' لاہور) کے جدید ترین ایڈیشن میں بایں الفاظ فرمایا ہے۔ آپ حضرت مصلح موعود کے تذکرہ میں تحریر کرتے ہیں:-

1914ء میں حکیم نورالدین کے انتقال کے بعد قادیانی جماعت کے خلیفہ بنے۔ 1934ء میں تحریک جدید کے نام سے ایک نئی تحریک چلائی جس کا مقصد ساری دنیا میں اپنی جماعت کے خیالات کی ترویج تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا محمود کے زمانے میں قادیانی جماعت (احمدیہ جماعت) کو دنیا بھر میں فروغ حاصل ہوا۔ چنانچہ یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیا کے کئی ممالک میں بے شمار تبلیغی مرکز قائم کئے۔ لندن، واشنگٹن، ہیگ، گھانا وغیرہ (میں) عبادت گاہیں تعمیر کروائیں اور کئی مدارس تعمیر کرائے"۔

(صفحہ 1449)

اسی طرح آپ نے اپنی تازہ اور معرکہ آراء تالیف انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا (مطبوعہ "الفیصل" لاہور) کے صفحہ 177 میں "احمدیہ جماعت" کے زیر عنوان یہ واضح حقیقت بیان فرمائی ہے کہ:-

"احمدیوں نے من حیث الجماعت تحریک پاکستان کی حمایت کی تھی۔ قیام پاکستان کے لئے انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا...... احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد صرف کافروں سے جنگ آزمائی کا نام نہیں بلکہ اللہ کا پیغام پھیلانے کے لئے جہد مسلسل کا نام ہے۔ یہ نظریہ جہاد نو معتقدوں میں تیزی سے مقبول ہوئے اور ہندوستان، پاکستان، افریقہ، شمالی امریکہ اور مشرقی ایشیا کے ہزاروں لوگوں نے جن میں بیشتر مسلمان تھے احمدیت قبول کر لی۔ جماعت کی اندرونی تنظیم، باہمی اخوت و یگانگت اور نئے جوش و جذبے کی وجہ سے بالخصوص علمائے دین سے ان کا تصادم ہوا...... اس کے نتیجہ میں احمدیہ جماعت کے سربراہ لندن چلے گئے جہاں 1985ء میں پاکستان سے باہر پہلی مرتبہ احمدیوں کا سالانہ اجتماع ہوا"۔

تاریخ ساز دور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت انگلستان سے کس طرح سلسلہ احمدیہ کا انقلاب آفریں اور تاریخ ساز اور سنہری دور شروع ہوا اس کی نسبت احراری لیڈر خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان کا تعجب خیز بیان سنئے کہ:-

"قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے...... اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں"۔

(تحریک ختم نبوت جلد سوم صفحہ 960 از اللہ وسایا ناشر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان اشاعت اوّل جون 1995ء)

جماعت احمدیہ 1891ء کی گمنامی کی غار سے نکل کر اکیسویں صدی میں کس شان اور تمکنت کے ساتھ روشنی کے عالمی مینار کی رفعتوں تک جا پہنچی ہے اور اکناف عالم اس کی ضیا پاشیوں سے بقعہ نور بن رہے ہیں؟ محولہ بالا اقتباسات اس کی ایک ادنیٰ سی جھلک پیش کر رہے ہیں۔ ذیل میں اس کی روشنی میں نمونۃً صرف چند فرزندان احمدیت کی بعض ناقابل فراموش اور یادگار خدمات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

ماہر لسانیات

حضرت شیخ محمد احمد صاحب (ولادت نومبر 1896ء۔ وفات 8 مئی 1993ء) دور حاضر کے وہ مایہ صد افتخار ماہر السنہ عالم ہیں جنہوں نے چالیس سالہ محنت و جانفشانی اور شب و روز عرقریزی سے دنیا کی چھیالیس زبانوں کا تجزیہ کر کے ثابت کر دکھایا کہ حضرت مسیح موعود کے انکشاف کے مطابق اُن سب زبانوں کا سرچشمہ یقینی اور قطعی طور پر زبان عربی ہے۔ آپ کی یہ شاندار ریسرچ آپ کے قلم سے متعدد تصانیف کی شکل میں چھپ کر علمی حلقوں سے داد تحسین وصول کر چکی ہے۔

مثلاً آپ نے اس کڑی کی پہلی کتاب درج ذیل نام سے سپرد اشاعت فرمائی۔ "ARABIC THE SOURCE OF ALL LANGUAGES"۔ اس شاہکار کتاب پر روزنامہ پاکستان ٹائمز (Pakistan Times) لاہور کے فاضل تبصرہ نگار نے ایک پرزور اور مبسوط تبصرہ لکھا جس کے دو اقتباسات ہی اس مثالی پیشکش کی محققانہ عظمتوں کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں۔ فاضل تبصرہ نگار نے تحریر فرمایا:

ترجمہ:

کتاب کا مطالعہ نہائت دلکش ہے اور اس کا ہر صفحہ حیرت انگیز ہے۔ اس کتاب کی تالیف دو امور پر مبنی ہے۔ یعنی لمبے عرصہ تک بڑی بڑی زبانوں کا موازنہ اور علم اللسان کی کتابوں کا گہرا مطالعہ۔ جو بات بظاہر ناممکن تھی اس کتاب کے ذریعہ سے آسان اور ایک حسابی صداقت ہو گئی ہے۔ کتاب کا لسانیاتی حصہ جزواً دیا گیا ہے۔ مصنف کا سرچشمہ فیض کتاب "منن الرحمٰن" ہے جو تحریک احمدیت کے بانی کی تصنیف ہے۔ جس میں عربی زبان کے امّ الالسنہ ہونے کا دعویٰ پیش کیا گیا ہے۔

کتاب زیر نظر نے ایک مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے نیز یہ کتاب ایک کھلا چیلنج ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کراچی اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مؤلفین اور اورینٹل کالج لاہور کتاب زیر نظر کا سررشتہ تحقیق ہاتھ میں لیں اور اس کام کو مکمل کریں۔

شاعر احمدیت جناب ثاقب زیروی مرحوم 1992ء کے آخر میں آپ کی ملاقات سے مشرف ہوئے تو اس یگانہ روزگار شخصیت سے از حد متاثر ہوئے چنانچہ انہوں نے ایک نظم میں آپ کو نذر عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا

ہوئی اک نابغہ سے کل ملاقات
ہیں دل پر نقش اب تک اُس کے آثار
علوم دہر اس کے در کے درباں
مگر وہ آپ در بار در یار
وجود اس کا صداقت کی نشانی
مسیحا کی دعا کا حسن و شہکار
جو اپنی ذات میں اک انجمن ہے
مثالی ہے جہاں میں جس کا کردار

(بحوالہ رسالہ انصار اللہ اپریل 1995ء صفحہ 57)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

محسن ادب اردو

آپ کا شمار برصغیر پاک و ہند کے شہرہ آفاق اور نہایت بلند پایہ اہل قلم میں ہوتا ہے۔ جناب سید قاسم محمود صاحب نے "انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا" کے صفحہ 82 میں آپ کی عظیم ادبی شخصیت سے متعلق حسب ذیل نوٹ سپرد قلم فرمایا ہے:-

"محمد اسماعیل پانی پتی۔ مصنف مؤرخ۔ 1893ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ مولانا الطاف حسین پانی پتی کے معنوی فرزند تھے۔ پانی پت میں شیخ صاحب نے ایک بڑے کتب خانے کی داغ بیل ڈالی اور خصوصاً مولانا حالی کے مکاتیب، تحریروں اور نوادرات کو جمع کیا۔ سردار جگت سنگھ کے ہمراہ ماہنامہ "رہنمائے تعلیم" کو ایڈٹ کیا جو اپنے زمانہ کا مشہور تعلیمی جریدہ تھا۔ 1947ء میں ان کے کتب خانے کو نذر آتش کر دیا گیا۔ قیام پاکستان کے بعد ماہنامہ "عالمگیر" کے مدیر مقرر ہوئے رسالہ نقوش کے خاص نمبروں کی تدوین میں محمد طفیل مرحوم کی معاونت کی۔ ان کا اہم ترین کام یہ ہے کہ انہوں نے سرسید احمد خان کی تمام تحریروں کو مقالات سرسید کی صورت میں جمع کیا جو سولہ جلدوں میں مجلس ترقی ادب لاہور کی جانب سے شائع ہوئے۔ شیخ صاحب کی دیگر اہم تصانیف یہ ہیں:-

دس بڑے بڑے مسلمان۔ کلیات نثر حالی۔ تاریخ اشاعت اسلام۔ ان کے ایک فرزند شیخ محمد احمد پانی پتی نے بھی آپ کی رہنمائی میں عربی سے اردو میں بعض اہم کتابوں کا ترجمہ کیا۔ حکومت پاکستان نے آپ کی ادبی خدمات کے صلے میں 1970ء میں تمغۂ حسن کارکردگی سے نوازا۔ 12 اکتوبر 1972ء میں وفات پائی۔

اسکواڈرن لیڈر

منیر الدین احمد صاحب

سید قاسم محمود اسی کتاب کے صفحہ 906 پر رقمطراز ہیں۔:

''منیر الدین احمد شہید۔ اسکواڈرن لیڈر۔ ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے وقت امرتسر کے قریب ایک بہت طاقتور ریڈار سٹیشن تھا جس کی حفاظت کا زبردست اہتمام کیا گیا تھا۔ پاک فضائیہ کی ایک اسکواڈرن کو اس ریڈار سٹیشن کو تباہ کرنے کا مشن دیا گیا تھا۔ اس پر بار بار حملے کئے جاتے تھے۔ منیر الدین ہر حملے میں شریک ہوتے تھے اور اپنی جان کی پروا کئے بغیر اپنے ٹارگٹ کو نشانہ بناتے، کافی دیر تک فضا میں رہ کر زبردست گولہ باری کرتے تھے۔ 11 ستمبر 1965ء کو انہوں نے آخری حملہ کیا اور ریڈار سٹیشن کو مکمل طور پر تباہ کرنے میں کامیابی حاصل کی لیکن اس کامیابی کا سودا بہت مہنگا پڑا۔ اُن کے اپنے طیارے کو آگ لگ گئی اور انہوں نے شہادت کا رتبہ پایا۔ ایک روز پہلے 10 ستمبر کو انہوں نے انڈیا کا ایک طیارہ مار گرایا تھا۔ انتہائی مشکلات میں شجاعت و بہادری کا مظاہرہ کرنے اور احکام سے بڑھ کر فرائض انجام دینے کے صلے میں انہیں ستارۂ جرأت سے نوازا گیا''۔

ملک اختر حسین صاحب

فاتح چھمب جوڑیاں

مکرم سید قاسم محمود صاحب صفحہ 180 پر لکھتے ہیں:-

اختر حسین، ملک۔ میجر جنرل۔ ہلال جرأت۔ پاکستانی فوج کے ممتاز افسر۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں چھمب جوڑیاں کے محاذ پر تھوڑی سی فوج سے دشمن کی بہت بڑی فوج کو شکست فاش دے کر بہت پیچھے ہٹا دیا تھا اور پاکستانی فوج جموں کے قریب پہنچ گئی تھی۔ آپ موضع پیڈوری ضلع اٹک میں 1917ء میں پیدا ہوئے۔ قومی خدمات خاندان کے لئے کئی پشتوں سے باعث اعزاز تھیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے گریجویشن کر کے ڈیرہ دون ملٹری اکیڈمی میں فوجی تعلیم و تربیت حاصل کی اور برما کے محاذ پر داد شجاعت دی۔ پاکستان قائم ہوا تو بریگیڈیئر کا عہدہ ملنے کے بعد کوئٹہ سٹاف کالج میں ڈپٹی کمانڈنٹ اور انفنٹری سکول میں کمانڈنٹ بنائے گئے۔ 1959ء میں آپ نے انفنٹری بریگیڈ کی کمان سنبھالی، پھر ڈویژن کی کمان سونپ دی گئی۔ 1965ء کی جنگ کے بعد کچھ عرصہ سٹاف کالج کوئٹہ میں رہے پھر سنٹر کے مرکزی دفتر انقرہ میں پاکستان کا نمائندہ بنا دیا گیا۔ 1969ء میں آپ اپنی بیگم اور پاکستانی کمرشل اتاشی کے دو بچوں کے ساتھ ازمیر کے میلے میں جا رہے تھے کہ راستے میں موٹر کے حادثے سے شہید ہوئے۔

معرکہ چونڈہ کے ہیرو

ملک عبد العلی صاحب

کتاب کے صفحہ 657 پر معرکہ چونڈہ کے مشہور عالم ہیرو ملک عبد العلی صاحب سے متعلق حقیقت افروز نوٹ۔:

''عبد العلی ملک۔ لیفٹیننٹ جنرل۔ معرکہ چونڈہ۔ میجر جنرل اختر حسین کے چھوٹے بھائی ملک عبد العلی نے بھی چونڈہ کے محاذ پر دشمن کے مسلسل اور شدید حملوں کے خلاف دفاع کیا۔ 8 ستمبر کی رات کو دشمن نے 150 ٹینکوں، توپ خانے کی چار رجمنٹوں اور پیدل فوج کے پورے ایک ڈویژن کے ساتھ حملہ کر دیا۔ اسکے 100 ٹینک عقب میں ریزرو میں تھے۔ یہ جنرل چوہدری کی فخر ہند رجمنٹ تھی۔ ان کے مقابلے میں پاکستان کی فوج کی تعداد بہت قلیل تھی۔ تاہم 8 ستمبر کی جنگ میں دشمن کی فوج کو جو پاکستانی سرحدوں میں کافی اندر آ چکی تھی چار پانچ میل پیچھے دھکیل دیا گیا۔ اس دن دشمن کے سولہ ٹینک تباہ ہوئے۔ ان میں سے تین پر قبضہ کر لیا گیا۔ 9 ستمبر کو دشمن نے پھر حملہ کیا اور دو دن تک لڑائی جاری رہی جس میں دشمن کے متعدد ٹینک، فوجی گاڑیاں اور گولہ بارود کے ذخائر تباہ کر دیئے گئے۔ 18 اور 19 ستمبر کو دشمن نے تین اطراف سے چونڈہ پر حملہ کیا۔ چار روز کی شدید جنگ کے بعد دشمن کو پسپا کر دیا گیا۔ اس محاذ پر دشمن کئی دن تک مسلسل اپنے فوجیوں کی لاشیں اٹھاتا رہا۔ آپ کو اس شجاعت اور دلیری کے صلے میں ہلال جرأت کا ایوارڈ دیا گیا۔ 17 جنوری 1992ء کو فوت ہوئے''۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب

صدر عالمی اسمبلی و عالمی عدالت انصاف

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب (ولادت 6 فروری 1893ء۔ بیعت 16 ستمبر 1907ء۔ وفات یکم ستمبر 1985ء) کے دینی کارنامے اور ملی خدمات بے شمار ہیں جو چاند ستاروں کی طرح افق عالم پر ہمیشہ جگمگاتی رہیں گی۔ آپ کی رقم فرمودہ سوانح حیات تحدیث نعمت آپ کے عظیم اور عالمی کارہائے نمایاں کا انتہائی نفیس و حسین مرقع ہے۔ جناب ثاقب زیروی مرحوم نے تین شعروں میں آپ کی عظمت شان اور جلال مرتبت کا تصور کس شان جامعیت کیساتھ پیش کیا ہے:

لگتا تھا دیکھنے میں جو انسان کم سخن
جب بولنے پہ آیا۔ زمانے پہ چھا گیا
تھی اس کی ذات مشعل انوار آگہی
جینے کا زندگی کو قرینہ سکھا گیا
ظفر اللہ خاں قائد اعظم کا دست راست
عالم پہ اپنی دھاک بٹھا کر چلا گیا

(خالد دسمبر 1985 جنوری 1986 صفحہ 128)

سابق وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی صاحب اپنی کتاب ''ظہور پاکستان'' صفحہ 445 میں تحریر فرماتے ہیں۔:''عالم اسلام کی آزادی، استحکام، خوشحالی اور اتحاد کے لئے کوشاں رہنا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک مستقل مقصد ہے۔ حکومت پاکستان کا ایک اولین اقدام یہ تھا کہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں ایک خیر سگالی وفد بھیجا گیا۔ پاکستان نے فلسطین میں عربوں کے حقوق کو اپنا مسئلہ سمجھا اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں اس کے فصیح ترین ترجمان تھے۔ علاوہ ازیں انڈونیشیا، ملایا، سوڈان، لیبیا، تیونس، مراکش، نائیجیریا، اور الجزائر کی مکمل حمایت کی گئی''۔

جلالت الملک شاہ حسین شاہ اردن نے زمانہ حاضرہ کے بطل جلیل حضرت چوہدری صاحب کی المناک رحلت پر لکھا۔:(عربی سے ترجمہ):

''ان کو عالم انسانیت کی خدمت، دنیا بھر کے عوام کی جائز اور اصولی موقف کی تائید خصوصاً فلسطینیوں کے بارے میں عظیم خدمات کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یقیناً وہ عرب مفادات کی تائید کے چیمپئن تھے۔ چاہے مسلمان ہوں یا غیر جانبدار ممالک یا عالمی عدالت انصاف ان کی کبھی نہ ختم ہونے والی جدوجہد ایک عظیم آدمی کی زندگی کی تابناک مثالیں ہیں جو ہمارے عقیدے اور تہذیب کے اعلیٰ اصولوں کی پاسداری کے لئے ہمیشہ سینہ سپر رہا''۔(بحوالہ انصار اللہ ربوہ، نومبر دسمبر 1985 صفحہ 7)

عالمی شہرت یافتہ عظیم موحد سائنسدان

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد السلام صاحب

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب (ولادت 29 جنوری 1926ء وفات 16 نومبر 1996ء)

1979ء کے آخر میں ڈاکٹر صاحب کو طبیعات کے میدان میں تحقیقی کارنامہ انجام دینے پر سائنس کے اعلیٰ ترین عالمی اعزاز نوبل پرائز سے نوازا گیا جس پر پوری (۔) دنیا پر مسرت کی زبردست برقی رو دوڑ گئی۔ تحریک اسلامی بینکاری کے سربراہ شہزادہ محمد بن فیصل السعود نے بیان دیا کہ یہ اعزاز (۔) عالم کے لئے خوشی اور افتخار کا باعث ہے۔

(اخبار جنگ کراچی 3 نومبر 1979ء)

لیبیا کے وزیر تعلیم ڈاکٹر شمیل اور لیبیا اٹامک انرجی کے ڈاکٹر جمعہ نے اپنے پیغامات میں اعلان کیا:

''آپ کا یہ اعزاز ساری (۔) دنیا کے لئے باعث عزت و افتخار ہے''۔

لنڈن اسلامک کلچر سینٹر کے ڈائریکٹر ذکی بداوی نے فرمایا۔:

''پروفیسر سلام نے نوبل انعام حاصل کر کے دنیا کے (۔) سائنسدانوں اور نوبل انعام کے درمیان حائل دیوار گرا دی ہے (ترجمہ روزنامہ ڈان کراچی مورخہ 17 نومبر 1979ء)

آخر میں ڈاکٹر عبد السلام مرحوم کی زبان سے آپ کا ایک یادگار پیغام سماعت فرمایئے۔ آپ نے مسلمان دانشوروں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''کیا ہم تاریخ کے اوراق پلٹ کر دوبارہ سائنس میں برتری حاصل کر سکتے ہیں۔ میں بہت عاجزی سے گذارش کروں گا کہ یہ ممکن ہے بشرطیکہ پورا سماج اور خصوصاً ہمارے نوجوان اس کو اپنا مقصد بنا لیں کہ اس کی بنیاد ہماری نظریاتی روایتوں میں ہے اور خود ہمارے قرون اولیٰ کے تجربوں میں ہے۔ لیکن ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اس نشاۃ ثانیہ تک پہنچنے کا کوئی آسان راستہ نہیں ہے۔ یہ مقصد جبھی حاصل ہوگا جب ہمارے نوجوانوں کے دلوں میں اسکی تمنا بیدار ہو جائے اور پوری قوم اس کا بیڑہ اٹھائے''۔

''الحِکْمَةُ ضَالَّةُ المُؤْمِن۔ حکمت مومن کا کھویا مال ہے۔ جہاں تک ٹیکنالوجی کا معاملہ ہے مجھے اس سے پورا اتفاق ہے لیکن سائنس، اس پر تو مجھے البیرونی کا وہ قصہ یاد آتا ہے کہ جب کسی ہمعصر مولوی نے ان پر کفر کا فتویٰ اس وجہ سے لگایا کہ انہوں نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا تھا جس میں نماز کا وقت معلوم کرنے کے لئے بازنطین (BYZANTINE) جنتری سے مدد لی گئی تھی تو البیرونی نے بگڑ کر کہا بازنطینی تو روٹی بھی کھاتے ہیں تو کیا آپ روٹی کے خلاف بھی مذہبی اعتراض کریں گے''۔(سائنس اور جہان نو صفحہ 200-205 ناشر فرنٹیر پوسٹ پبلی کیشنز لاہور اشاعت اول 2001ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

مجھ کو خود اس نے دیا ہے چشمۂ توحید پاک
تا لگا دے از سر نو باغ دیں میں لالہ زار
جبکہ کہتے ہیں کہ کاذب پھولتے پھلتے نہیں
پھر مجھے کہتے ہیں کاذب دیکھ کر میرے ثمار

الاحمد اپیڈ سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپشلسٹ ڈسٹری بیوشن بکس۔ داتن روڈ۔ لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0320-4810882

مبارک سائیکل مارٹ

ماؤنٹین بائیسکل پاکستانی و امپورٹڈ نئی بائیسکل و سپیئر پارٹس
Ph:042-7239178
Res:7225622 نیلا گنبد لاہور

ہر قسم کا اعلیٰ و معیاری کاغذ دستیاب ہے
پیپر کنگ
22 ذوالقرنین چیمبرز۔ گنپت روڈ لاہور
فون آفس: 7232380-7248012
طالب دعا: ملک مظفر احمد ستکوہی، ملک مدثر احمد ستکوہی

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

کاشف برقعہ ہاؤس
ریڈیمیڈ و انسلے برقعوں کا مرکز
خالد کلاتھ ہاؤس
لیڈیز و جینٹس ورائٹی کا مرکز
نزد ریلوے پھاٹک ربوہ رہائش 0320-4893612/212533-211547

نگینہ برتن سٹور
المعروف چوہدری
سراجدین اینڈ سنز
چوک جتو تھان۔ چنیوٹ
☎ دوکان 0466-332870

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ 10۔ ہمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210۔ موبائل 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی
ہیڈ آفس۔ 41 گراؤنڈ فلور۔ 4 بلاک کمرشل گول پلازہ نزد سرکل DHA
فون آفس:- 5740192 موبائل 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

ہر قسم کے سائیکلوں کی نئی ورائٹی
اشفاق سائیکل سٹور
کالج روڈ ربوہ
سائیکلوں کی دنیا میں منفرد نام گزشتہ 24 سال سے احباب جماعت کی خدمت میں مصروف عمل احباب جماعت کے لئے ہم نئی سے نئی ورائٹی پیش کرتے ہیں۔
چائیز، سہراب، فونیکس، ایگل، فونٹین بائیک، شہباز، جوگنگ مشین، بے بی سائیکل، واکر وغیرہ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
نیز نقد اور آسان قسطوں پر ہر قسم کے سائیکل، واشنگ مشین پنکھے، ایئر کولر، ٹی وی ٹرالی وغیرہ حاصل کریں۔
پروپرائٹرز: شیخ اشفاق احمد، شیخ نوید احمد
Ph:213652

تمام ایئر لائن کے ٹکٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں۔
اور انٹرنیشنل ہوٹل ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات دستیاب ہیں
طاہر ایکسپریس انٹرنیشنل
بیول پلازہ فضل الحق روڈ۔ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 051-2275738-2275757-2201277

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
ہم آپ کے منتظر ہونگے
فون: 7223347-7239347-7354873

KOH-I-NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

نئی و پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون نمبر 5162622 - 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

احمد پبلکیز ایڈورٹائزنگ ایجنسی
آؤٹ ڈور میڈیا۔ الیکٹرک میڈیا۔ پرنٹ میڈیا
راولپنڈی برانچ فون آفس: 051-5464412
موبائل: 0320-4924412

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز
علی تکہ شاپ
سیخ و شامی کباب، چکن تکہ کے ساتھ اب
نئی پیشکش معیاری چکن اور بیف برگر
پروپرائیٹر: محمد اکبر
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 212041

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
تریاق اٹھرا: مرض اٹھرا کی کامیاب ترین دوا
نور نظر: اولاد نرینہ کی مشہور عالم گولیاں بفضلہ تعالیٰ 80% سے زائد نتائج حسب امید: معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ISO 9002
CERTIFIED
SPICY &
DELICIOUS ACHARS
IN OIL & VINEGAR

NOW IN 1 KG. HOUSE HOLD PLASTIC JAR AND 1 KG. ECONOMY SACHET PACK

Also Available in:
Commercial Pack,
Economy Pack,
Family Pack, &
Table Pack

Healthy & Happier Life

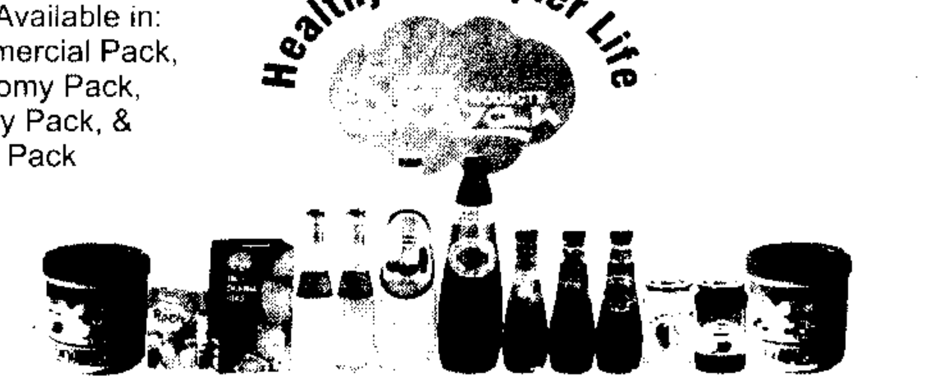

Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.
Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar

NASIR ناصر

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر // دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

اوقات کار: موسم سرما صبح 9 تا 1 بجے شام 3 تا 7 بجے بروز جمعہ ناغہ

ہمدردانہ مشورہ ۔ کامیاب علاج

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

(04524) 211434 212434 FAX 04524-21396

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

ڈیجیٹل ریسیورز نہایت سستے داموں میں دستیاب ہیں۔ ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
211274-213123

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

MTA کے لیے نہایت مناسب قیمتوں میں ڈیجیٹل ریسیور حاصل کریں۔
رنگین TV جہیک بکس (FLNB-VCD) وائر اور ہر سائز میں مضبوط ڈش
نہایت مناسب قیمت میں نیز اپنا پرانا TV دیکر زیادہ چینل والا TV حاصل کریں۔
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد گوندل ڈش سنٹر کالج روڈ ربوہ فون دکان: 213460

رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون: 0092-4524-215045

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
Mob. 0320-4893942
دوکان: 04524-214681
رہائش: 04524-214228-213051

اب آ ئے گا مزہ
ہم لے کر آئے ہیں مزے مزے کے کھانے
تقریبات کو حقیقی خوشیاں بنانے والے
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز
گولبازار ربوہ
فون نمبر: 04524-212758
نیز ۔ نئی آرام دہ کاریں، مرسڈیز، ٹویوٹا ویز اور لوڈنگ گاڑیاں کرایہ پر حاصل کریں۔

چوہدری اکبر علی
موبائل 0300-9488447
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9-علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فیشن، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں
گولبازار ربوہ فون: 04524-213160

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ ۔ نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7729194

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ۔ ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

احمد جیولرز
اقصیٰ روڈ بانو بازار ربوہ
پروپرائٹر: صلاح الدین زرگر
فون دکان: 212040
رہائش: 211433

آپ کی خدمت میں ایک نئے انداز میں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ
نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک نئے انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں عمدہ کھانے اور بہترین کراکری

رنگین فلموں کی ڈیویلپنگ پرنٹنگ چند منٹوں میں
ربوہ میں پہلی بار رنگین فلموں کی ڈیویلپنگ پرنٹنگ چند منٹوں میں پاسپورٹ سائز 12 عدد تصاویر 50 روپے میں بمعہ نیگیٹو حاصل کریں۔ 30 تصویروں کی پرنٹنگ پر ایک بڑی تصویر "6X8" مفت حاصل کریں۔
عامر کلر لیب اینڈ فوٹو سٹوڈیو عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد روف بک ڈپو
فون دکان 215209 گھر: 212988

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کینٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان 04524-213589
گھر 04524-214489
موبائل 0303-6743501
میاں قمر احمد

ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راہ ابن چوہدری بشیر احمد گوپے راہ

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا، اصفہان، قشقار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

Ph. 212868 Res 212867
Mob 0320-4891448
خالص سونے کے زیورات
میاں انظر احمد ۔ میاں مظفر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86 ۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وغیرہ بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹنسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیور یو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156

1978ء سے 2003ء
25 سال سے خدمت میں مصروف عمل
ہیلتھ کیئر ہومیو کلینک
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد امین چاولہ
کنسلٹنٹ ہومیو فزیشن ۔ ماہر امراض مخصوصہ
دارالرحمت شرقی (ب) نزد اقصیٰ چوک ربوہ
الصادق اکیڈمی اور شاہین موٹرز کے درمیان
فون: 04524-214960

انٹرنیشنل آٹوز
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
86-59 سپر آٹو مارکیٹ چوک
چوبرجی لاہور فون: 042-7354398

1970ء سے خالص سونے کے زیورات بنانے والے
البشیر جیولرز
گولڈن سٹریٹ ریل بازار چکوال
فون رہائش: 04942-423359
فون شوروم: 04942-423173
موبائل: 0300-4146148
اعلیٰ زیورات و ملبوسات نفاست اور جدت کے ساتھ
البشیرز پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون: 04524-214510
Mobile 0320-4890857
RES- 04524 214757
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز